Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
29

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

4 رجب 1428 ہجری 19 وفاء 1386 ہش 19 جولائی 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 7 جولائی 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پُر نُور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کی بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے پر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو اور زیادہ کر دیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔(سورہ ابراہیم:۸)

ترجمہ: ’’اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔‘‘

وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ (سورہ النمل:۴۱)

ترجمہ: ’’اور جو بھی شکر کرے تو اپنے نفس کے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو یقیناً میرا رب مستغنی اور صاحبِ اکرام ہے۔‘‘

....قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِی اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (سورہ الاحقاف:۱۶)

ترجمہ: ’’....اس نے کہا اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کردے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔‘‘

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمد للہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ اس کے لئے خیر کا موجب ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔‘‘ (مسلم کتاب الذھد باب المومن امرہ کلہ خیر)

☆......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نعمت، شکر کے ساتھ وابستہ ہے اور شکر کے نتیجہ میں مزید عطا ہوتا ہے اور یہ دونوں ایک ہی لڑی میں پروئے ہوتے ہیں۔ اور خدا کی طرف سے مزید عطا کرنے کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ بندہ شکر کرنا نہ چھوڑ دے۔‘‘ (کنز العمال جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۵۱)

☆......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ بڑی (نعمت) پر بھی شکر ادا نہیں کرتا اور جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کرتا۔ نعمائے الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے اور اس کا عدمِ ذکر کفر (یعنی ناشکری) ہے جماعت ایک رحمت ہے اور تفرقہ بازی (پراگندگی) عذاب ہے۔‘‘ (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کرسکتا جس قدر آسائش اور آرام اس زمانے میں حاصل ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ریل، تار، ڈاک خانہ، پولیس وغیرہ انتظام کو دیکھو کس قدر فوائد پہنچتے ہیں۔ آج سے ۶۰-۷۰ برس پہلے بتاؤ کیا ایسا آرام و آسانی تھی؟ پھر خود ہی انصاف کرو جب ہم پر ہزاروں احسان ہیں تو ہم کیوں کر شکر نہ کریں۔‘‘ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۵۴۷ الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء)

’’واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا کے حضور سجدات شکر بجالائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ اور اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو یاد رکھو کہ عذاب سخت میں گرفتار ہوگے۔ اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کسی کامیابی پر جو اُسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلاء میں وہ ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے بظاہر ایک ہندو اور ایک مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی نعمت، دانش اور قابلیت کو خدا بنا لیتا ہے۔ مگر مومن خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۹۹-۹۸) ☆☆

جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جاچکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 27,28,29 دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ:۔ 116واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔ **مجلس مشاورت** : نیز انیسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

کیا تُم نے سیرتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی رجسٹریشن کروا رکھی ہے؟!!

((3-آخری))

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کر رہے تھے کہ حیدر آباد کے بعض دیو بندی مولویوں نے کہا ہے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنا اُن کا حق ہے اور قادیانی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا انعقاد نہیں کر سکتے۔ گزشتہ مضمون میں ہم ثابت کر آئے ہیں کہ اس دَور میں صرف اور صرف سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت ہی ایسی جماعت ہے جس نے عشقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کیا ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح تعلیم پر عمل کر رہی ہے۔

آج کی گفتگو میں ہم عرض کریں گے کہ اس دَور میں صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت میں دشمنانِ اسلام کے سامنے برسرِ پیکار ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ اس روحانی جنگ میں جماعت احمدیہ کا پلڑا بھاری ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ مبارک میں آریوں عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے مخالفین کے ساتھ ایسے ایسے مناظرے مباحثے کئے ہیں اور ایسا عظیم الشان لٹریچر تیار کیا ہے جس سے دفاعِ اسلام کا مبارک فریضہ سرانجام پایا ہے۔ گزشتہ مضامین میں ہم آپ کی کتاب براہین احمدیہ کا تذکرہ کر چکے ہیں جو آپ نے 1880ء میں معاندین اسلام کے جواب میں دس ہزار روپے کے انعامی چیلنج کے ساتھ تصنیف فرمائی تھی۔ 1893ء میں امرتسر میں پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ آپ کا ایک مباحثہ ہوا جس میں اسلام کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی اور عبداللہ آتھم کو کانوں کو ہاتھ لگا کر اور زبان باہر نکال کر کہنا پڑا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال نہیں کہتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعے ایک خلقِ کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دُکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشرؐ کی ذات والا صفات میں کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور مَیں اپنی تمام مُرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلاء عظیم سے نجات بخش۔“ (ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا:-

”ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہنی سے اور سراسر افتراء سے ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سید المعصومین والاتقیاء حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابلِ شرم جھوٹ بولا کرتے تھے کہ گویا آنجناب سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ اُن ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سرورِ مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث سے اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں تازہ بتازہ صدہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ سو ہم اپنے خدائے پاک ذوالجلال کا شکریہ ادا کریں کہ اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دے کر اور پھر اس محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچے تقویٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں کامل حصہ عطا فرما کر ہم پر ثابت کر دیا کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے مَلِیکِ مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ (تِریاقُ القُلُوب صفحہ 5)

1907ء میں لاہور میں آریہ سماج کا ایک جلسہ ہوا جس میں انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اپنا مضمون بھیجنے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ مضمون جو چشمۂ معرفت کے پہلے حصہ میں چھپا ہے، حضرت مولانا نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) نے پڑھ کر سُنایا۔ یہ مضمون اسلام کے حق میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں نہایت شائستہ زبان میں لکھا گیا تھا۔ لیکن جب آریہ سماج کے مُقرِر کی باری آئی تو اس نے سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر نہایت گھناؤنے الزامات لگائے۔ جماعت احمدیہ کا وفد جب جلسہ سے فارغ ہو کر قادیان پہنچا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کی رپورٹ دی تو آپ سخت ناراض ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا تم لوگ اس جلسہ میں کس طرح بیٹھے رہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہو رہی تھی تم کو فوراً وہاں سے اُٹھ کر آ جانا چاہئے تھا۔

آریوں اور عیسائی معاندین کی طرف سے سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ہونے والے آئے دن کے حملوں کو دیکھ کر آپ علیہ السلام نے 1895ء اور پھر 1898ء میں گورنمنٹ انگلشیہ کو ایک میمورنڈم بھیجا جس میں آپ نے فرمایا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ گورنمنٹ ایک قانون پاس کرے جس کی روشنی میں کوئی مذہب والا کسی دوسرے مذہب کے بانی پر ناپاک اور گندے حملے نہیں کرے گا بلکہ صرف اور صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے گا۔

اپنی حیات طیبہ کے آخری لمحوں تک آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک و مطہر ذات پر ہونے والے ناپاک حملوں سے بہت پریشان تھے۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں اپنی وفات سے چند روز قبل ہندوؤں اور مسلمانوں کے سامنے ایک تجویز رکھی جو آپ نے اپنے لیکچر ”پیغام صلح“ میں بیان فرمائی۔ یہ لیکچر آپ کی وفات کے بعد 21/جون 1908ء کو لاہور میں ایک بڑے مجمع میں سنایا گیا جس کی صدارت مسٹر جسٹس رائے بہادر پرتول چندر صاحب جج چیف کورٹ پنجاب نے کی تھی اس لیکچر میں آپؑ نے فرمایا کہ مَیں اور میری جماعت جو اس وقت چار لاکھ کے قریب ہے اپنی طرف سے یہ اقرار کرنے کیلئے تیار ہیں بشرطیکہ ہندو بھی یہ اقرار کریں کہ وہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی بے ادبی کا کلمہ اپنی زبان پر نہیں لائیں گے جیسا کہ ہم ان کے بزرگوں کے متعلق کوئی بے ادبی نہیں کرتے تو ہم بھی یہ اقرار لکھ کر دینے کیلئے تیار ہیں کہ مسلمانوں میں اگرچہ گائے کا گوشت کھانا حلال ہے لیکن ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم کی خاطر اس کا گوشت استعمال نہیں کریں گے۔ اتنے بڑے فائدے کے مقابل پر کہ جسکے ذریعہ نبی کریم کی تکریم ہوتی ہے ہم یہ چھوٹا فائدہ ترک کرنے کیلئے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس پر ہر دو فریق کے دس ہزار نمائندوں کے دستخط بھی کرا لئے جائیں تا کہ یہ معاہدہ قومی معاہدہ سمجھا جا سکے۔ (پیغام صلح)

یہ تو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک تک وہ کارہائے نمایاں ہیں جو سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم اور آپؐ کی محبت میں آپ نے سرانجام دیئے۔ یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ آپؑ کی وفات کے بعد سے لے کر خلفائے احمدیت کے سوسالہ دَور میں بھی جاری رہا۔ خلفاء احمدیت نے ہر آن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم اور آپ کے اعلیٰ و ارفع شان کو عالمگیر طور پر تمام دنیا میں پھیلا دیا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ڈنمارک میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکے بنا کر اخبار میں شائع کئے گئے تو اس کے لئے سب سے پہلے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پُرزور آواز اُٹھائی اور ڈنمارک کی حکومت کو اور وہاں کے شرفاء کو اس بات پر قائل کیا کہ یہ غلط کام ہوا ہے۔ چنانچہ ان میں سے بعض خاکے بنانے والوں نے معذرت بھی کی۔

اب ایک حالیہ مثال ملاحظہ فرمائیں ایک عرصہ سے عیسائی اپنے سیٹیلائٹ چینلوں کے ذریعہ عرب دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف ہتک آمیز مواد پیش کر رہے تھے اور عرب کی اسلامی دنیا ایک لحاظ سے ان کے آگے بے بس تھی اور کیوں بے بس نہ ہوتی جبکہ وہ تسلیم کرتی ہے کہ عیسی علیہ السلام تو آسمان پر زندہ ہیں اور وہ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے آئیں گے۔ عرب علماء کی یہ بے بسی جب خلیفۂ برحق امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیکھی تو آپ نے پہلے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر عیسائیوں سے مقابلہ کیلئے ایک عربی پروگرام شروع فرمایا جس کے نتیجہ میں عیسائی دنیا میں ایک کھلبلی مچ گئی اور عرب کے شریف النفس اس سے بہت خوش ہوئے۔ اور انہوں نے آپ کا شکریہ ادا کیا جب آپ نے دیکھا کہ یہ پروگرام مقبول ہو رہا ہے تو آپ نے 23/مارچ 2007ء کو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ایک مستقل عربی چینل کا افتتاح فرمایا۔ الحمد للہ کہ 24 گھنٹے اس عربی چینل کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان کے تذکرے ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و شان کے دشمن بعض ملاؤں کو اس چینل سے بھی تکلیف ہو رہی ہے اور وہ عرب حکومتوں کو اسے بند کرنے کیلئے کہہ رہے ہیں لیکن یہ تو اب خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ اللہ کا نُور ان بدبختوں کے مونہوں کی پھونکوں سے ہرگز نہیں بجھ سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”تم کیا جانو کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا شان ہے۔ وہ محمد مصطفیٰ ہے برگزیدوں کا سردار نبیوں کا فخر خاتم الرسل اور دنیا کا امام۔ آپ کا احسان ہر انسان پر ثابت ہے اور آپ کی وحی نے تمام گزشتہ رموز و معارف اور نکاتِ عالیہ کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے اور جو معارف حقہ اور ہدایت کے راستے معدوم ہو چکے تھے ان سب کو آپ کے دین نے زندہ کیا۔ اے اللہ تعالیٰ رُوئے زمین پر موجود پانی کے تمام قطروں اور ذرّوں اور زندوں اور مُردوں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ ظاہر یا مخفی ہے ان سب کی تعداد کے برابر آپؐ پر رحمت اور سلامتی اور برکت بھیج اور ہماری طرف سے آپ کو اس قدر سلام پہنچا جس سے آسمان کناروں تک بھر جائے۔ مبارک ہے وہ قوم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھا اور مبارک ہے وہ دل جو آپؐ تک جا پہنچا اور آپؐ میں کھو گیا اور آپؐ کی محبت میں فنا ہو گیا۔“ (روحانی خزائن جلد 5 آئینہ کمالات اسلام صفحہ 22-419)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

اَلسَّلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے

اگر سَلام خدا کی طرف منسوب ہونا ہے تو پھر ہم میں سے ہر ایک کو سلامتی کا پیامبر بننا ہوگا۔

خدا تعالیٰ کا سَلام وہ ہے جس نے ابراہیم کو آگ سے سلامت رکھا۔ جس کو خدا کی طرف سے سَلام نہ ہو بندے اس پر ہزار سَلام کریں اس کے واسطے کسی کام نہیں آسکتے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابراہیم کے نام سے پکار کر سلام بھیجا تاکہ وہ تمام آگیں بھی اللہ تعالیٰ ٹھنڈی کر دے جو مخالفین نے آپ کے خلاف بھڑکائی تھیں۔

(سری لنکا، بنگلہ دیش، پاکستان یا دنیا کے کسی بھی خطے میں جماعت کے خلاف جو آگ بھڑکائی جا رہی ہے اس آگ نے یقیناً ٹھنڈا ہونا ہے۔ نہ صرف یہ ٹھنڈی ہوگی بلکہ سلامتی بھی لے کر آئے گی، انشاء اللہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 11رمئی 2007ء بمطابق 11رہجرت 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام اَلسَّلام ہے۔ قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے اس لفظِ سَلام کو مختلف پیرایوں میں استعمال فرمایا ہے۔ اپنی صفت کے حوالے سے بھی بیان فرمایا ہے اور مومنوں کو اس صفت کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بھی فرمایا ہے۔

اس کے معانی مختلف مفسرین اور اہل لغت نے کئے ہیں، تفسیر الطبری میں علامہ ابوجعفر محمد کہتے ہیں کہ اَلسَّلام وہ ذات ہے جس کی مخلوق اس کے ظلم سے محفوظ رہے۔

پھر ابوالحسن الترمذی کے نزدیک اَلسَّلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اَلسَّلام اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ہر نقص، عیب اور فنا سے سلامت ہے۔ جبکہ بعض دوسرے علماء کے نزدیک وجہ تسمیہ یہ ہے یعنی اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان آفتوں سے سلامت ہے جو دوسروں کو تغیر اور فنا وغیرہ کی پہنچتی رہتی ہیں۔ نیز یہ کہ وہ ایسا باقی رہنے والا دائمی وجود ہے کہ تمام مخلوقات فنا ہو جائیں گی مگر اس پر فنا نہیں۔ وہ ہر ایک چیز پر دائمی قدرت رکھنے والا ہے۔

پھر تفسیر رُوح البیان میں لکھا ہے اَلسَّلام ہر قسم کی آفت اور نقص سے محفوظ ہے، تمام تر نقائص سے پاک ہونے کی وجہ سے اور سلامتی عطا کرنے میں بڑھا ہوا ہونے کی وجہ سے اُسے اَلسَّلام کہا گیا ہے۔ اور اَنْتَ السَّلَام حدیث میں آتا ہے، نماز کے بعد جو دعا پڑھتے ہیں اس میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ تُو وہ ذات ہے جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہے اور ہر قسم کے نقص اور کمی سے مبرّا ہے۔ اور حدیث میں جو یہ ہے کہ مِنْكَ السَّلَام تو اس سے مراد یہ ہے کہ تُو وہ ذات ہے جو ایک بے کس شخص کو ناپسندیدہ اور تکلیف دِہ امور سے محفوظ کرتی ہے اور دونوں جہانوں کی تکلیفوں اور مصیبتوں سے چھٹکارا دلاتی ہے اور تُو وہ ذات ہے جو ایمان لانے والوں کے گناہوں اور عیوب کی پردہ پوشی کرتی ہے جس کی وجہ سے وہ قیامت والے دن کی رسوائی سے سلامتی میں ہوں گے۔ یہ لکھتے ہیں کہ مِنْكَ السَّلَام کا ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ جنت میں مومنوں پر سلامتی کا تحفہ عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ یعنی ان کو سلام کہا جائے گا جو بار بار کرم کرنے والے ربّ کی طرف سے ان کے لئے پیغام ہوگا۔ تو اس لفظ سَلام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مکمل حفاظت کا پیغام اور وعدہ دے دیا ہے۔ اُس خدا کی طرف سے جو رحم کرنے والا خدا ہے اور بار بار رحم کرنے والا خدا ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی آیت ہے لیکن ایک عظیم پیغام اپنے اندر رکھتی ہے کہ اس سلامتی کے تحفے کو حاصل کرنے کے لئے، اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مورد بننے کے لئے اور اگلے جہان میں بھی اس سے فیض پانے کے لئے تم بھی اپنے اندر، آپس میں، یہ روح پیدا کرو۔ آپس کے تعلقات میں یہ روح پیدا کرو۔ ایک دوسرے کو سلامتی بھیجو تو یہ تحفہ تمہیں ملتا رہے گا۔ پھر اس کا فائدہ یہ بھی ہے کہ آپس کی سلامتی کے تحفے سے جہاں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے جنت میں جگہ پاؤ گے وہاں اس دنیا میں بھی سلامتی کی وجہ سے اپنے روح و دماغ کو بھی امن میں رکھو گے اور تمہارے لئے، اپنی ذات کے لئے بھی اور اپنے ماحول کے لئے بھی مکمل خوشی پہنچانے والی چیز ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا بھی یہ ایک عظیم راستہ ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک سَلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں رکھا ہے اس لئے تم آپس میں سَلام کو پھیلاؤ۔

(الادب المفرد لامام بخاریؒ باب السلام من اسماء اللہ عز وجل حدیث نمبر 1019)

پس یہ سَلام کو پھیلانا، آپس کی محبت پیدا کرنے کا اور معاشرے میں امن قائم کرنے کا بہترین

ذریعہ ہے۔اس لئے بے شمار مواقع پر، آنحضرت ﷺ نے آپس کے محبت و پیار کو قائم کرنے کے لئے سَلام کو رواج دینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس خدا کا سَلام حاصل کرنے کے لئے ہم اپنے معاشرے میں بھی حقیقی سلامتی پھیلانے والے بنیں گے تو تبھی اس کو حاصل کرنے والے ہو سکیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کونسا اِسلام بہتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تُـطْعِمُ الطَّعَامَ ،وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔ پہلی بات تو یہ فرمائی کہ تم کھانا کھلاؤ اور دوسری یہ ہے کہ سلام کہو ہر اُس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے۔

(بخاری کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام حدیث نمبر 12)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم سے پہلی قوموں کی بیماریاں تم میں آہستہ آہستہ داخل ہو رہی ہیں۔یعنی بغض اور حسد''۔

اب یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اگر اس زمانے میں بھی غور کریں تو یہ چیزیں بھی دوبارہ داخل ہو رہی ہیں بلکہ ایک انتہا کو پہنچی ہوئی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس پیغام کو لے کے آئے تھے اس میں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف جو توجہ تھی اس میں بھی بغض اور حسد ایک بہت بڑی چیز ہے جو حقوق ادا نہ کرنے کی ایک وجہ بنتی ہے۔تو جماعت کو ہمیشہ اس سے محفوظ رہنا چاہئے۔

فرمایا کہ...... یہ بیماریاں تم میں آہستہ آہستہ داخل ہو رہی ہیں یعنی بغض اور حسد۔بغض مونڈھ دینے والی ہے۔فرمایا: بالوں کو مونڈھنے والی نہیں بلکہ دین کو مونڈھنے والی۔بُغض ایسی چیز ہے جو تمہارے دین کو ختم کردے گی۔فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک کامل ایمان نہ لے آؤ اور اس وقت تک کامل ایمان نہیں لا سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔اور کیا مَیں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس محبت کو تم میں مضبوط کردے گی، وہ بات یہ ہے کہ تم آپس میں سَلام کو رواج دو۔

(الترغیب والترھیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام و ما جاء فی فضلہ...... حدیث نمبر 3978۔ صفحہ 371-372)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا آج بھی اگر ہم جائزہ لیں تو کسی نہ کسی رنگ میں شیطان حسد اور بغض کے جذبات بہت سوں کے دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ پس کتنی بد نصیبی ہے کہ زمانے کے امام کو مان کر بھی ہم بعض حرکتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے بن جائیں۔

پس اللہ تعالیٰ کی سلامتی حاصل کرنے کے لئے ، اللہ اور رسول ﷺ نے یہی راستہ بتایا ہے کہ سلام کو رواج دو۔ اس سے آپس میں دلوں کی کدورتیں بھی دور ہوں گی، محبت بھی بڑھے گی، عفو اور درگزر کی عادت بھی پیدا ہوگی اور پھر اس سے معاشرے میں ایک پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو جائے گی جو کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک بڑا اہم حکم ہے جس سے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جائے گی۔

عام طور پر جماعت میں بھی بعض دفعہ آپس میں لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں، جھگڑے ہوتے ہیں جو بعض دفعہ اتنا طول کھینچ لیتے ہیں کہ انتہا کو پہنچ جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں بھی ایک جگہ اسی طرح آپس میں دو خاندانوں کی لڑائی ہوئی اور اس حد تک بڑھ گئی کہ جماعت کی بدنامی کا باعث بنی جس کی وجہ سے دونوں فریقوں کو جماعت سے اخراج کی سزا دینی پڑی۔ خیر اس کے بعد معافی کے لئے لوگ لکھتے ہیں لکھتے رہے، ایک نے لکھا کہ مَیں نے جب اس بات کو ختم کرنے کے لئے ، جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے جا کر مسجد میں ہی دوسرے فریق کو سلام کیا تو اس نے کہا بھول جاؤ اس بات کو، ابھی چھ مہینے سال تک مَیں تمہارے ساتھ کوئی بات نہیں کر سکتا، نہ سلام ہو سکتا ہے، نہ ہماری صلح ہو سکتی ہے۔تو ایسے موقعے جماعت میں بھی پیدا ہوتے ہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ امام الزمان کو مان کر بھی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعووں پر ایمان لانے کے بعد بھی اُن شرائط بیعت کو ماننے کے بعد بھی کہ حقوق العباد کی ادائیگی کریں گے پھر ہم اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہوں۔ تو جہاں یہ نفرتیں، کینے، لڑائیاں بعض لوگوں کو جو اس قسم کے معاملات میں ملوث ہوتے ہیں جماعت سے علیحدہ کرتے ہیں، وہاں یہ سزا دینے کی وجہ سے خلیفۂ وقت کے لئے بھی تکلیف کا باعث بن رہے ہوتے ہیں اور پھر وہ سب سے بڑھ کر اپنے خدا کی ناراضگی کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ تو خدا تو اَلسَّلَام ہے وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا لیکن اپنی حرکتوں کی وجہ سے بندہ پھر اس کی ناراضگی کا مورد بن رہا ہوتا ہے۔ پس اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ یہ بندہ خود ہے جو اپنی ذات پر اس قسم کی حرکتیں کر کے ظلم کر رہا ہوتا ہے۔

پھر امام غزالیؒ اللہ تعالیٰ کے اَلسَّلَام ہونے کی بابت فرماتے ہیں کہ وہ ہستی جس کی ذات ہر عیب سے اور جس کی صفات ہر نقص سے اور جس کے کام ہر قسم کے شر سے محفوظ اور پاک ہوں، یعنی اس کے کام میں صرف شر یعنی دکھ اور تکلیف ہی نہیں ہوتی بلکہ اس کے اندر اس تکلیف سے کہیں بڑھ کر خیر اور بھلائی پوشیدہ ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تو یوں سلامتی بکھیرتا ہے کہ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

انسان اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت اَلسَّلَام سے فیض پا سکیں سلامتی پھیلانے سے صرف شر اور دکھ سے ہی نہیں بچتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہا ہوتا ہے۔اس خیر اور بھلائی سے بھی حصہ لے رہا ہوتا ہے جو اَلسَّلَام خدا بندے کے نیک اعمال اور سلامتی پھیلانے کی وجہ سے اسے دے رہا ہوتا ہے۔

امام راغبؒ نے اس بارے میں مزید وضاحت فرمائی ہے، یہ لکھتے ہیں کہ اَلسَّلَام اور اَلسَّلَامة ان معنوں میں ہے کہ وہ ہر قسم کے ظاہری اور باطنی عیوب و نقائص سے خالی ہے اور جب اللہ کی نسبت اَلسَّلَام کہیں گے تو مراد یہ ہوگا کہ اس میں انسانوں والے عیوب و نقائص نہیں ہوتے۔

پھر لکھتے ہیں کہ عبدالسلام یعنی خدائے سلام کا بندہ وہ ہے جو اَلسَّلَام کا مظہر ہو، خدائے اَلسَّلَام اس کو ہر نقص، آفت اور عیب سے محفوظ رکھتا ہے۔ جب بندہ اس اَلسَّلَام خدا کا مظہر بننے کی کوشش کرتا ہے، سلامتی پھیلاتا ہے، معاشرے میں محبت امن اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرتا ہے تو پھر کیا نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر نقص آفت اور عیب سے محفوظ رکھتا ہے۔ پس ہر بندہ جس کا دل ملونی، کینہ، حسد اور بد ارادے سے پاک ہو اور جس کے اعضاء گناہوں کے ارتکاب اور ان امور کے ارتکاب سے جن سے خدا نے روکا ہے، بچے ہوئے ہوں اور جس کے اخلاق ایسے ہوں کہ اس کی عقل، خواہشات اور غضب کی اسیر نہ ہو۔ عقل اپنی خواہشات کی غلام نہ بن جائے کہ غصے میں آکر ہر چیز بھول نہ جائے۔ ایسے لوگ نہ ہوں جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔ ؎

جنہیں عیش میں یادِ خدا نہ رہی   جنہیں طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

اور کوئی شخص صفت سَلَام اور اَلسَّلَام سے اس وقت تک متصف نہیں ہو سکتا جب تک دوسرے مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ نہ ہوں۔ اور اَلسَّلَام صفت کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ تکالیف اور مصائب کو دُور کرتی ہے۔ جس طرح حدیث میں آیا ہے۔ آنحضرت ﷺ ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامتی میں رہیں۔ ایک جگہ فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامتی میں رہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب ایّ الاسلام افضل؟ حدیث نمبر 11)

پس آپس کے تعلقات، ایک دوسرے سے محبت کے سلوک کے حقوق کا خیال رکھنا، یہ کوئی معمولی چیزیں نہیں ہیں، ان کی بڑی اہمیت ہے۔ اگر اس سَلام خدا کی طرف منسوب ہونا ہے تو پھر ہم میں سے ہر ایک کو سلامتی کا پیامبر بننا ہوگا، سلامتی کو پھیلانے والا بننا ہوگا، اپنے معاشرے میں سلامتی بکھیرنے والا بننا ہوگا۔ ورنہ جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے نام کا اسلام ہوگا اور یہ ایمان کی کمزور حالت ہے، یہ کمزور درجہ کا ایمان ہوگا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ یہی نہیں کہ صرف مسلمان تمہارے سے محفوظ رہیں بلکہ ایک سچے اور پکے مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام انسانیت کی سلامتی کی ضمانت ہو۔

سہل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص سلامتی والا ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند معاذ بن انس، جلد 5 صفحہ 377 حدیث 15728 مطبوعہ بیروت 1998ء)

جب ایمان میں ترقی ہوتی ہے تو صرف اپنے مسلمان بھائیوں سے نہیں، تمام بنی نوع انسان سے محبت اور پیار اور سلامتی کا تعلق ہو جاتا ہے اور یہی سلامتی کا تعلق ہے جو پھر یہ نیک پیغام دوسروں تک پہنچاتا ہے اور یہی سلامتی کا تعلق ہے جو پھر دوسروں کو آپ کے ارد گرد لے کر آتا ہے۔ اور پھر یہی سلامتی کا پیغام ہے جس سے تبلیغ کے میدان کھلتے ہیں۔ اور یہی سلامتی کا پیغام ہے جس سے پھر لوگوں کو آپ کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے اور صحیح دین کو پہچان کر اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ یہ سلامتی کا پیغام جب اختیار کریں گے اور پھیلائیں گے تو تبھی اللہ تعالیٰ کے صحیح پر تو بن سکیں گے۔

مفردات امام راغب میں لکھا ہے کہ حقیقی سَلام صرف جنت میں ہی ہے کیونکہ وہاں ایسی بقا ملے گی جو فنا سے پاک ہے اور ایسی تونگری ملے گی جو ہر قسم کے فقر سے مبرّا ہے اور ایسی عزت نصیب ہوگی جس کے ساتھ کوئی ذلّت نہیں اور ایسی صحت عطا ہوگی جس کے بعد کوئی بیماری نہیں۔ یہی مضمون اس آیت کریمہ میں ہے لَهُمْ دَارُالسَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۔ اور یہ آیت اس طرح ہے کہ لَهُمْ دَارُالسَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَوَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الانعام:128) کہ ان کے لئے ان کے ربّ کے پاس امن کا گھر ہے اور

وہ ان نیک کاموں کے سبب سے جو وہ کیا کرتے تھے ان کا ولی ہو گیا ہے۔

پس جیسا کہ سَلَام بھی خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے تو یہ جو لفظ دار السلام استعمال کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے قرب کی جگہ، یعنی جنت۔ پس ہر تقویٰ پر قدم مارنے والے مومن کے لئے جو سلامتی بکھیرنے والا ہے اور معاشرے میں سلامتی اور امن کا علمبردار ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضمانت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ولی ہو گا۔ اپنے قرب میں جگہ دے گا کیونکہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والے کو اپنے وعدوں کے مطابق اپنے قرب میں جگہ نہ دے۔

پھر فرمایا یَهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (المائدہ:17) کہ اللہ اس کے ذریعہ سے انہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جو بھی اس تعلیم کے ذریعہ سے جو آنحضرت ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے اتاری تھی، اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے گا، اسے سلامتی کی راہوں پر اللہ تعالیٰ ہدایت دے گا۔ جس سے وہ اس دنیا میں بھی سلامتی بکھیرنے والا بن جائے گا اور اس کا ہر عمل اور ہر فعل اس طرح سے ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو گا۔ روشنی اس کا مقدّر ہو جائے گی اور اندھیرے اس سے دُور ہو جائیں گے۔ پس یہ سُبُلَ السَّلَامِ یعنی سلامتی کے راستے یقیناً وہ راستے ہیں جو خدا کی طرف لے جانے والے ہیں اور یہ اُسی وقت حاصل ہوں گے جب قرآن کریم کی تعلیم ایک مومن کُلّی طور پر اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر صراط مستقیم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب اس کو حاصل ہوتا ہے جس کے حصول کے لئے ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے اور وہ کرتا ہے اور یہی ذریعہ ہے جس ذریعہ سے پھر انسان دونوں جہان کے فیض پا سکتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (یٰسین:59) سلام کہا جائے گا ربّ رحیم کی طرف سے۔ فرمایا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (الرعد:25) پس تمہارے لئے سلامتی ہو کیونکہ تم ثابت قدم رہے۔ پس دیکھو تمہارے لئے اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے۔ پس یہ ثابت قدمی بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان میں اور ان احکامات کی پابندی میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومن کو دیئے ہیں جن کے ذریعہ سے حقوق اللہ بھی ادا ہوتے ہیں اور حقوق العباد بھی ادا ہوتے ہیں۔ ایک مومن کو اللہ تعالیٰ نے ایسے گھر کی خوشخبری دی ہے جو ہمیشہ رہنے والا گھر ہے۔ پس یہ جو مختلف جگہوں پر بار بار اَلسَّلَامُ خدا کا پیغام ہے، بے شمار جگہوں پر سَلَام کا جو لفظ استعمال ہوا ہے یہ ہمیں اس بات کی اہمیت کو سمجھنے والا بننا چاہئے۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’سلام تو وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو‘‘۔ فرمایا ’’خدا تعالیٰ کا سلام وہ ہے جس نے ابراہیم کو آگ سے سلامت رکھا۔ جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو بندے اس پر ہزار سلام کریں، اس کے واسطے کسی کام نہیں آ سکتے‘‘۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’اسلام کی حقیقت یہ بھی ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں‘‘۔

پس جب یہ حالت ہو گی جس کی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اس زمانے کے امام نے ہمیں تعلیم دی ہے اور جس کی وہ ہم سے توقع رکھتے ہیں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کی سلامتی کے نیچے ہوں گے اور دنیا کی لعنتیں یا منصوبے ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے لیکن اگر خدا کی سلامتی کے نیچے ہم نہیں تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دنیا کے ہزار سلام بھی ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ پس ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے وارث اُس وقت بنیں گے جب ہم اس تعلیم کے مطابق صفت سَلَام کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی سلامتی کے نیچے آنے کی کوشش کریں گے۔ ہم لوگ کتنے خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہم میں امام بھیجا اور پھر یہ توفیق دی کہ اس امام کو مانیں، اس مسیح و مہدی کو مانیں جس کو سَلَام پہنچانے کا بھی اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اور جس کو سَلَام کہتے ہوئے اپنے پیارے ہونے کا مرتبہ و مقام اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ یعنی خود اللہ تعالیٰ نے آپ پر سَلَام بھیجا ہے۔ جیسا کہ ایک الہام میں آپ کو فرمایا سَلَامٌ عَلَيْكَ يَآ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ذُوْ عَقْلٍ مَتِيْنٍ تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم! تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانتدار اور قوی العقل ہے۔

(تذکرہ صفحہ 82 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس ان تمام فیوض سے فیضیاب ہونے کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے اور اس سَلَام سے حصہ لینے کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا، ہدایت کے اس سرچشمے کی ہر ہدایت پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتارا اور جس کے عشق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابراہیم کے نام سے پکار کر سَلَام بھیجا تا کہ وہ تمام آگیں بھی اللہ تعالیٰ ٹھنڈی کر دے جو مخالفین نے آپؑ کے خلاف بھڑکائی تھیں۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف مخالفین نے آگ جلائی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپؑ کو فرمایا ہے وَنَظَرْنَا اِلَيْكَ وَقُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اور ہم نے تیری طرف نظر کی اور کہا کہ اے آگ جو فتنے کی آگ قوم کی طرف سے ہے اس ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا۔

(تذکرہ صفحہ 39-40 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

تاریخ شاہد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپؑ کی زندگی میں جو بھی آگ بھڑکائی گئی وہ نہ صرف ٹھنڈی ہوئی بلکہ آپؑ کے لئے سلامتی کا پیغام لائی۔ سلامتی کا مطلب جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے خیر اور بھلائی لانا ہے۔ تو اس زمانے میں بھی مخالفت کی جو آگ دنیا کے کسی بھی خطے میں جماعت کے خلاف بھڑکائی گئی یا بھڑکائی جا رہی ہے وہ ضرور ٹھنڈی ہو گی انشاء اللہ۔ کیونکہ وہ کسی فرد کے خلاف نہیں بھڑکائی جا رہی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بھڑکائی جا رہی ہے۔ آپؑ کے ماننے والوں کے خلاف اس لئے بھڑکائی جا رہی ہے کہ انہوں نے اس زمانے کے امام کو قبول کیا۔ پس اس مخالفت کی وجہ سے اگر ان چھوٹی موٹی تکالیف میں جو آجکل بعض لوگوں کو بعض جگہوں پر برداشت کرنی پڑتی ہیں ہم مبتلا کئے جا رہے ہیں تو یہ بھی ایک امتحان ہے جس پر پورا اترنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ چاہے وہ سری لنکا میں ہو، بنگلہ دیش میں ہو یا پاکستان میں ہو، اس آگ نے یقیناً ٹھنڈا ہونا ہے انشاء للہ۔ نہ صرف یہ ٹھنڈی ہو گی بلکہ سلامتی بھی لے کر آئے گی اور یہی ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیں ہمیشہ سلامتی مانگتے رہنا چاہئے۔

اس ضمن میں سری لنکا کی یہ خبر مَیں آپ کو بتا دوں۔ ابھی جب مَیں جمعہ پہ آ رہا تھا تو فون پر یہ اطلاع ملی کہ وہاں کافی عرصہ سے مخالفین شدید مخالفت کر رہے تھے اور مخالفت کی ایک انتہا کی ہوئی تھی۔ وہاں پر مسلمانوں کی آبادی تقریباً 13 فیصد ہے لیکن کیونکہ زور زیادہ ہے، شیطان کا زور زیادہ چلتا ہے نا۔ مسلمان تو نہیں، نام کے مسلمان ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے نام کو بدنام کرنے والے لوگ ہیں۔ مولویوں کے پیچھے چل کے اس ملک میں جتنی مساجد ہیں۔ (وہاں 2 ہزار 300 کے قریب مساجد ہیں) وہاں تمام مسجدوں میں جماعت کے خلاف خطبہ دیا گیا اور ایک آگ بھڑکائی گئی، لوگوں کو بھڑکایا گیا۔ تو صبح اطلاع تھی کہ ہماری نگومبو (Nigombo) کی جو مسجد ہے وہاں 500 کے قریب لوگوں نے حملہ کیا اور 60 کے قریب جو وہاں اندر نمازی تھے ان کو یرغمال بنایا ہوا تھا۔ بہرحال ابھی دوبارہ اطلاع آئی ہے کہ پولیس نے کچھ ہمت کر کے (پہلے تو پولیس کے قابو نہیں آ رہے تھے) ان کو باہر نکال دیا ہے اور اب احمدی اس وقت مسجد میں جا رہے ہیں۔ لیکن وہاں کے احمدیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جو آگ بھڑکائی جا رہی ہے یہ ان لوگوں کی طرف سے بھڑکائی جا رہی ہے جو اُس نبی کی طرف منسوب ہونے والے ہیں جنہوں نے سلامتی کا پیغام دیا اور یہ بجائے اسلام کی خدمت کے اسلام کو بدنام کرنے والے لوگ ہیں۔ اللہ نے فضل کیا ہے، مسجد تو خالی ہو گئی۔ آپ لوگ آئندہ بھی ثابت قدم رہیں، پریشان نہ ہوں، اللہ تعالیٰ اس امتحان سے آپ لوگوں کو کامیاب کر کے نکالے۔ اِن لوگوں کے اِس عمل کو دیکھ کر اور جب دنیا یہ شور مچاتی ہے کہ یہ تعلیم ہے جس پر مسلمان عمل کر رہے ہیں تو شرم آتی ہے۔ اس نبی کی طرف منسوب ہوتے ہوئے، جیسا کہ مَیں نے کہا، جس نے ہمیشہ سلامتی کی تعلیم دی، پیار اور محبت اور امن کا پیغام ہر جگہ پہنچایا اور ہمیشہ یہ تلقین کرتے رہے کہ پیار اور محبت سے رہو۔ ان کی طرف منسوب ہو کر یہ لوگ نہایت ظالمانہ قسم کے عمل کر رہے ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی کی بجائے یہ لوگ حقوق العباد کو دبانے والے، اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ظلم کرنے والے اور حقوق العباد غصب کرنے والے ہیں۔ ان کے خیال میں یہ احمدیت کو اس طرح ختم کر دیں گے؟ یہ ان لوگوں کو زُعم ہے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا یہ زُعم کبھی پورا نہیں ہونے دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ان کے خیال میں یہ کسی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے یا کسی بندے کا لگایا ہوا پودا ہے۔ جماعت احمدیہ تو اللہ

تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے، اور جس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری ساری مرادیں پوری کرے گا اس کو یہ لوگ کس طرح ختم کر سکتے ہیں۔ ہمیشہ کی طرح نامراد رہیں گے اور اپنی آگ میں جلتے رہیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ آگ جلد سری لنکا کے احمدیوں پر ٹھنڈی ہو جائے گی جو ان کے خلاف بھڑکائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے اور ایمانوں کو مضبوط کرے۔ ان کو مَیں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں تا کہ اس کے فضلوں کو جلد سے جلد سمیٹنے والے ہوں اور دنیا کی جماعتوں کے احمدی بھی ان لوگوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس امتحان اور ابتلاء سے جلد سے جلد نکالے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے جو ایک وعدہ ہے اور ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ صَافَيْنَاهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ۔ تَفَرَّدْنَا بِذٰلِکَ فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى کہ ابراہیم پر سلام ہو، ہم نے اس کو خالص کیا اور غم سے نجات دی اور ہم نے یہ کام کیا سو تم ابراہیم کے نقش قدم پر چلو۔ (تذکرہ صفحہ 85 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس دعائیں کرنا اور اللہ تعالیٰ کو پہچاننا اور وحدانیت کا صحیح فہم وادراک حاصل کرنا۔ یہ ہے جو اس زمانے کے ابراہیم کے نقش قدم پر چلنے والوں کو بھی زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر فرمایا کہ اے ابراہیم! تجھ پر سلام، ہم نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ چن لیا۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ نے خالص دوستی کے ساتھ چن لیا ہے اس کی طرف منسوب ہونے والوں کو کیسا ہونا چاہئے۔ یقیناً ان راہوں پہ چلنے والا جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی راہیں ہیں، جو اس کی وحدانیت کو قائم کرنے والی راہیں ہیں، جو اس واحد خدا کے آگے جھکنے والی راہیں ہیں اور جن پر چل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے وہ اعزاز پایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ چن لیا ہے اور فرمایا۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ یعنی جب بھی ضرورت پڑی تیرے سب کام درست کرتا چلا جائے گا اور اب بھی جن میں روک ہے وہ بھی انشاء اللہ درست ہو جائیں گے اور آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ خود اتر کر آتا ہے اور اپنے فضل سے، نہ کہ ہماری کسی کوششوں سے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوستی کا حق ادا کرتا ہے۔ ہر کام سنوارتا ہے اور سنوارتا چلا جاتا ہے بلکہ اس طور سے ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کی بارش ہو رہی ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔

گزشتہ دنوں ایم ٹی اے کے سٹاف نے اور عربوں نے مل کر Mta العربیہ کے اجراء پر ایک فنکشن کیا تھا۔ تو وہاں بھی مَیں نے ان کو یہی کہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو وہ ہمیشہ سے حسب ضرورت پورا کرتا چلا جا رہا ہے اور آج بھی پورا کر رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ کرتا چلا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ تسلی دلائی ہے کہ مَیں دوستوں کا دوست ہوں، کبھی تجھے چھوڑوں گا نہیں۔ ایک نیک شخص جو دوستی کا حق ادا کرنے والا ہو، جو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے وہ بھی اپنے دوست اور دوستی کا حق ادا کرتا ہے اور نہیں چھوڑتا، وقت پہ کام آتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو سب سے زیادہ وفا کرنے والا ہے وہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اعلان کرے کہ مَیں نے خالص دوستی کے ساتھ تجھے چن لیا اور پھر وہ دوستی کا حق ادا نہ کرے۔

پس ہم جو اس امام کی طرف منسوب ہوتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے دوستی کا اعلان فرمایا ہمیں انفرادی طور پر بھی اس سے فیض پانے کے لئے ان تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی اور قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اس کا ذکر ہے۔ مثلاً فرمایا وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (سورۃ الفرقان: 64) کہ رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو جواب میں کہتے ہیں سَلَام۔ تو یہ مومن کی نشانی ہے اور یہ اس رحمٰن خدا کے ماننے والے کی نشانی ہے، یہ اس کے پیاروں کی طرف منسوب ہونے والوں کی نشانی ہے جس کی معراج آنحضرت ﷺ کی ذات تھی کہ انتہائی عاجزی اور فروتنی کے ساتھ زندگی گزاری۔ غریب کے ساتھ بھی عزت سے پیش آئے، بات کی تو ہمیشہ عزت واحترام سے کی، جاہل کے ساتھ (جو جاہل بدو تھے) جو نازیبا کلمات بھی بعض اوقات منہ سے نکال دیتے تھے، ان کے ساتھ بھی نہایت پیار سے اور عاجزی سے اور سلامتی بھیجتے ہوئے اپنے نمونے دکھائے اور اس عاجزی کا عظیم نمونہ اس وقت قائم کیا جب فاتحانہ شان کے ساتھ مکّہ میں داخل ہو رہے تھے، لیکن اس پر بھی آپ کا سر عاجزی سے جھکتا چلا جا رہا تھا۔ اونٹ کے کجاوے کے ساتھ لگتا چلا جا رہا تھا اور پھر وہاں جا کے بھی سلامتی بکھیری کہ کوئی ظلم نہیں کرنا، کسی کو قتل نہیں کرنا، لڑائی نہیں کرنی، سوائے اس کے کہ جو تلوار اٹھاتا ہے وہ بھی مجبوری سے۔

تو ہمیں بھی اسی اُسوہ پر چلنا ہو گا تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی پیار کی نظر ہم پر پڑے گی اور پھر پڑتی چلی جائے گی۔

پھر اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشق صادق نے کیا عاجزی کے نمونے دکھائے، اس عاجزی کے کیا معیار قائم کئے۔ لغو مجالس سے ہمیشہ بچتے رہے اور عاجزی کی انتہا کی وجہ سے ہی اور صرف امن قائم کرنے کے لئے نہ کہ اپنی اَنا کو قائم کرنے کے لئے بعض ایسے موقعے پیش آئے جہاں ظاہراً سُبکی کا بھی خیال تھا لیکن آپ نے عاجزی دکھاتے ہوئے اس کو بھی برداشت کیا اور اسی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔ پس ہم جو اللہ کے ان پیاروں کو ماننے والے اور ان کی طرف منسوب ہونے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے اور لغویات سے بچنے، جھگڑوں اور فضول مجلسوں سے پہلو بچانے والے ہوں گے تو تبھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی سلامتی کے وارث بن سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اللہ الیس عبدہ بکاف
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اَسد | شہروز | مسرُور
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

خلفائے احمدیت کی تربیتی، اصلاحی اور مالی قربانیاں کا نچوڑ

’’تحریک جدید‘‘ کامیابیوں اور کامرانیوں کے ۷۳ سال

اس کے ۲۷ میں سے ہر مطالبہ سلسلہ احمدیہ کی ترقی میں ممدو معاون ہے

(عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل ربوہ)

وسعت اور جامعیت

خلفائے احمدیت کی تحریکات میں تحریک جدید کو ایک نمایاں اہمیت اور امتیاز حاصل ہے۔ اپنی وسعت اور جامعیت کے اعتبار سے یہ قریباً تمام تربیتی تبلیغی اور مالی تحریکات کا بہترین نچوڑ ہے۔ خاص طور پر تحریک جدید سے قبل سرزمین احمدیت میں دعوت الی اللہ کے جتنے چشمے پھوٹے، رواں ہوئے ان سب کو تحریک جدید کی جھیل میں اکٹھے کر کے دعوت حق کی بیشمار نہریں جاری کی گئیں جو آج شاخ در شاخ دنیا کے ہر خطے میں پھیل گئی ہیں۔ اس کی کوکھ سے سینکڑوں نئی تحریکات نے جنم لیا۔ جن میں سے بعض اس کے اثرات کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کے لئے تھیں اور بعض اس کے ثمرات کو سمیٹنے کے لئے تھیں۔

تاریخ احمدیت میں تحریک جدید اس پھل کی حیثیت رکھتی ہے جو اپنے سینے میں طاقتور بیج جمع کئے ہوئے ہے۔ جن سے نئے رسیلے پھل پیدا ہوتے ہیں جگہ جگہ ہوتے ہیں مگر بسا اوقات یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ یہ پھل کس بیج کا مرہون منت ہے۔

نظام وصیت کی ارہاص

تحریک جدید گو نظام وصیت کے ایک عرصہ بعد ظہور پذیر ہوئی لیکن دراصل یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ عالمی ابدی نظام کی ارہاص ہے۔ کیونکہ تحریک جدید احمدیت میں داخل کرنے کا ایک دروازہ ہے جس کے ذریعہ نظام جماعت میں شامل ہونے والے نظام وصیت کا حصہ بنتے ہیں اور پھر تحریک جدید کے فیض سے دعوت الی اللہ میں حصہ لے کر نئے موصی پیدا کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

’’تحریک جدید کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کے سامنے عقیدت کی یہ نیاز پیش کرنے کے لئے ہے کہ وصیت کے ذریعہ تو جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اس کے آنے میں ابھی دیر ہے اس لئے ہم تیرے حضور اس نظام کا ایک چھوٹا سا نقشہ تحریک جدید کے ذریعہ پیش کرتے ہیں تا کہ اس وقت تک کہ وصیت کا نظام مضبوط ہو اس ذریعہ سے جو مرکزی جائیداد پیدا ہو اس سے تبلیغ کو وسیع کیا جائے اور تبلیغ سے وصیت کو وسیع کیا جائے....غرض تحریک جدید گو وصیت کے بعد آتی ہے مگر اس کے لئے پیشرو کی حیثیت میں ہے.....ہر وہ شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے اور ہر شخص جو ’’نظام‘‘ وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔‘‘ (انوار العلوم جلد ۱۶ صفحہ ۵۹۹-۶۰۰)

پس منظر

تحریک جدید کا آغاز ۱۹۳۴ء میں ہوا اور اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیروں کے تابع اس سے قبل شدید مخالفانہ ماحول پیدا ہوا تا کہ جماعت کے سینوں میں منہ زور جذبے ابلنے لگیں جن کا رخ تحریک جدید کی لگام کے ذریعہ خدمت دین کی طرف موڑ دیا جائے اور جماعت کے جسم و روح کا ذرہ ذرہ شجر احمدیت کی آبیاری میں کھاد کا کام دے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب تمام مذہبی جماعتیں مجلس احرار کی شکل میں اور تمام انتظامی طاقتیں انگریزی حکومت کی شکل میں اکٹھے ہو کر جماعت کے خلاف صف آراء ہو چکی تھیں اور چاروں سمتوں اور اوپر اور نیچے سے جماعت کو پیس دینے کا ارادہ کر چکی تھیں اور جماعت باز کے پنجوں میں ایک کمزور چڑیا کی طرح پھڑ پھڑا رہی تھی۔

ان لرزہ خیز حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے دل پر یہ تحریک نازل فرمائی جس نے دیکھتے دیکھتے طوفان کا رخ پھیر دیا اور کشتی احمدیت بھنور سے نکل کر نئی فتوحات کے سفر پر روانہ ہو گئی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

’’تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقع کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہو سکتا اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔‘‘ (انوار العلوم جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۶)

تین بنیادی حصے

تحریک جدید بنیادی طور پر تین شقوں پر مشتمل ہے۔

۱- جماعت اپنے کردار میں پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔ جسد واحد بن جائے، تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔

۲- جماعت سادہ زندگی اپنائے، لغویات سے بچے اور تمام غیر ضروری اخراجات کم کر کے تبلیغ احمدیت کے لئے رقم فراہم کرے۔

۳- جماعت تبلیغ کے لئے اُٹھ کھڑی ہو۔ ہر فرد اپنے دائرہ میں داعی الی اللہ بن جائے نیز ہر قسم کے واقفین کی ضرورت ہے جو ممالک بیرون میں سلسلہ کا پیغام پہنچائیں۔

۲۷ مطالبات

اس سکیم کے ماتحت حضور نے مختلف اوقات میں ۲۷ مطالبات جماعت کے سامنے رکھے جو مجموعی طور پر درج ذیل ہیں:-

۱- سادہ زندگی بسر کریں۔ ۲) امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں۔ ۳) دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔ ۴) دعوت الی اللہ ممالک بیرون میں حصہ لیں۔ ۵) سکیم خاص دعوت الی اللہ میں مالی لحاظ سے حصہ لیں۔ ۶) سروے میں حصہ لیں۔ ۷) وقف رخصت موسمی میں حصہ لیں۔ ۸) نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ ۹) رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ ۱۰) صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔ ۱۱) کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں۔ ۱۲) پنشنرز اصحاب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔ ۱۳) طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکز سلسلہ میں بھیجیں۔ ۱۴) صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔ ۱۵) بیکار دنیا میں نکل جائیں، خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ بھی کرتے رہیں۔ ۱۶) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ ۱۷) جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کریں۔ ۱۸) مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔ ۱۹) مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ ۲۰) تمدن قرآنی کا قیام کریں۔ ۲۱) قومی دیانت کا قیام کریں۔ ۲۲) عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ ۲۳) راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔ ۲۴) احمدیہ دار القضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔ ۲۵) اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔ ۲۶) وقف جائیداد و آمد میں حصہ لیں۔ ۲۷) ’’حلف الفضول‘‘ کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت، عدل و انصاف کو قائم رکھیں گے۔

ان مطالبات کے متعلق حضور نے فرمایا:-

’’ان میں سہ ہر ایک لمبے غور اور فکر کے بعد تجویز کیا گیا ہے اور ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو سلسلہ کی ترقی میں ممد نہ ہو ان میں سے ہر ایک ایسا بیج ہے جو برابر ترقی پانے والا اور بہت بڑا درخت بننے والا ہے اور دشمنوں کو زیر کرنے والا ہے ان میں سے کوئی چیز بھی نظر انداز کرنے والی نہیں اور ایک بھی ایسی نہیں کہ اس کے بغیر ہماری ترقی کی عمارت مکمل ہو سکے۔‘‘ (الفضل ۹ر دسمبر ۱۹۳۴ء)

مالی قربانی

مقاصد تحریک جدید کی تکمیل کے لئے حضور نے جماعت سے مالی قربانی کی اپیل کی اور اس کی ابتدائی طور پر وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

۱- گندہ لٹریچر جو ہمارے خلاف شائع ہو رہا ہے اس کا جواب دیا جائے یا اپنا نقطہ نگاہ احسن طور پر لوگوں تک پہنچایا جائے اور وہ روکیں جو ہماری ترقی کی راہ میں ہیں انہیں دور کیا جائے....اس کام کے واسطے تین سال کے لئے پندرہ ہزار روپۓ کی ضرورت ہوگی۔‘‘

۲- قوم کو مصیبت کے وقت پھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کہتا ہے مکہ میں اگر تمہارے خلاف جوش ہے تو کیوں باہر نکل کر دوسرے ملکوں میں نہیں پھیل جاتے اگر باہر نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ترقی کے بہت سے راستے کھول دے گا۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت میں بھی ایک حصہ ایسا ہے جو ہمیں کچلنا چاہتا ہے اور رعایا میں بھی۔ کیا معلوم کہ ہماری مدنی زندگی کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے۔ قادیان بیشک ہمارا مذہبی مرکز ہے لیکن ہمیں کیا معلوم کہ ہماری شوکت و طاقت کا مرکز کہاں ہے۔ یہ ہندوستان کے کسی اور شہر میں بھی ہو سکتا ہے اور چین، جاپان، فلپائن، سماٹرا، جاوا، روس، امریکہ غرضیکہ دنیا کے کسی ملک میں ہو سکتا ہے....میری تجویز ہے کہ دو دو آدمی تین نئے ممالک میں بھیجے جائیں۔ ان میں سے ایک ایک انگریزی دان ہو اور ایک ایک عربی دان۔ سب سے پہلے تو ایسے آدمی تلاش کئے جائیں جو کچھ حصہ خرچ کا لے کر حسب ہدایت کام کریں۔ مثلاً صرف کرایہ لے لیں۔ آگے خرچ کچھ نہ مانگیں۔ یا کرایہ خود ادا کریں۔ خرچ سات ماہ کے لئے ہم سے لے لیں....اس تحریک کے لئے خرچ کا اندازہ میں نے دس ہزار روپۓ لگایا ہے۔‘‘

۳- تبلیغ کی ایک سکیم میرے ذہن میں ہے جس پر سو روپیہ ماہوار خرچ ہوگا۔

۴- پانچ آدمی بھیج کر ملک کی تبلیغی سروے کرائی جائے۔ (ناقل) ان کی تنخواہ اور سائیکلوں وغیرہ کی مرمت کا خرچ ملا کر سو روپیہ ماہوار ہوگا اور اس طرح کل رقم جس کا مطالبہ ہے، ساڑھے ستائیس ہزار بنتی

ہے۔(خطبات محمود جلد ۱۵ صفحہ ۴۳۲ تا ۴۳۶)
اس تحریک کی تمام شقوں پر جماعت نے حیرت انگیز طور پر لبیک کہا اور ایک نئی زندگی پاکر دشمن کو انگشت بدنداں کر دیا۔
چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت سے تین سال کے عرصہ میں ساڑھے ستائیس ہزار روپے کی رقم مانگی اور اس نے پہلے سال ہی ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر ۲۹۷۱۲ روپے نقد حضور کے قدموں میں لاکر رکھ دیئے۔ مجموعی طور پر اس سال جماعت کی طرف سے ایک لاکھ تین ہزار روپے وصول ہوئے۔
دوسرے سال وصولی ایک لاکھ دس ہزار تھی۔
تیسرے سال ایک لاکھ چالیس ہزار روپے کے مطالبہ کے مقابل تین لاکھ ترپن ہزار روپے کی رقم پیش کی گئی۔ حضور نے جماعت کے اس جذبہ قربانی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔
''میں نے روپیہ کے متعلق جو تحریک کی تھی۔ اس کا جواب جو جماعت کی طرف سے دیا گیا ہے وہ اتنا خوش آئند ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ باقی حصہ سکیم میں جماعت کمزوری دکھلائے گی۔''(خطبات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۵)
قادیان کی جماعت کے متعلق فرمایا:
''قادیان کی جماعت سارے پنجاب کا دسواں حصہ ہے۔ لیکن ساڑھے ستائیس ہزار روپے کی تحریکات میں قادیان کی جماعت کی طرف سے پانچ ہزار روپیہ نقد اور وعدوں کی شکل میں آیا ہے۔(اور یہ رقم صرف پہلے سال کے لئے تھی باقی دو سالوں کی رقم اس کے علاوہ ہے۔ ناقل)
(الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء)

دائمی تحریک

تین سال کے بعد اس تحریک کو سات سال کے مزید عرصہ کے لئے بڑھا دیا گیا۔ گویا پہلے تین سالوں کو ملا کر یہ تحریک دس سال کے لئے کر دی گئی۔ اس نئے دور کو سات سال تک کے عرصہ تک محدود رکھنے کے متعلق حضور نے فرمایا:
''قربانیاں کئی رنگ میں کرنی پڑتی ہیں۔ موجودہ مالی سکیم کو میں نے سات سال تک کے لئے مقرر.... کیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بعض پیشگوئیوں سے معلوم ہوتی ہے کہ ۴۳،۴۲ء تک زمانہ ایسا ہے جس تک سلسلہ احمدیہ میں بعض مالی مشکلات جاری رہیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کر دے گا کہ بعض قسم کے ابتلاء دور ہو جائیں گے اور اسوقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے نشانات ظاہر ہو جائیں گے کہ جن کے نتیجہ میں بعض مقامات کی تبلیغی روکیں دور ہو جائیں گے اور سلسلہ احمدیہ ترقی کرنے لگ جائے گا۔''
حضورؓ نے قربانی کے اس مطالبہ پر لبیک کہنے والوں کو ان الفاظ میں بشارت دی کہ
''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا وہ شخص جو میرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما اور آفات اور مصائب سے اسے محفوظ رکھ پس وہ شخص جو اس تحریک میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے بھی حصہ ملے گا اور پھر وہ میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہو جائے گا۔''
(الفضل ۴ دسمبر ۱۹۳۷ء)
اس دس سالہ دور کے ختم ہونے پر حضور نے نہ صرف اس تحریک کو انیس سال کے عرصہ تک بڑھا دیا۔ بلکہ ایک نئی پانچ ہزاری فوج کو بھی آگے آنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ جو نئے سرے سے اس تحریک میں حصہ لے کر ایک دوسرے انیس سالہ دور کی بنیاد رکھے۔ حضور نے ان کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھنے کا ارشاد فرمایا۔
۱۹۵۳ء میں جب یہ انیس سالہ دور ختم ہوا تو حضورؓ نے اس سکیم کو دائمی قرار دے دیا اور ۲۷ نومبر ۱۹۵۳ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:
''تحریک جدید کے کام کو وسیع کرنے کے بعد خدا تعالیٰ نے میرا ذہن اس طرف پھیرا کہ تمہارے منہ سے جو عرصے بیان کروائے گئے تھے وہ محض کمزور لوگوں کو ہمت دلوانے کے لئے تھے۔ ورنہ حقیقتاً جس کام کے لئے تو نے جماعت کو بلایا تھا۔ وہ ایمان کا ایک جزو ہے اور ایمان کو کسی حالت میں اور کسی وقت بھی معطل نہیں کیا جاسکتا۔''
نیز حضورؓ نے فرمایا:
''میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک کہ تمہارا سانس قائم ہے تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت صرف ۱۹ سال تک محدود نہ رہے بلکہ وہ تمہاری ساری عمر تک چلتی چلی جائے اور جس کی ساری زندگی تک خدا تعالیٰ کے فضل اور انعام جاتے ہیں اس کے مرنے کے بعد بھی وہ اس کے ساتھ جاتے ہیں۔''
(المصلح ۱۱ر دسمبر ۱۹۵۳ء صفحہ ۲-۳)
تحریک جدید کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ کشف بھی پورا ہو گیا جس میں حضور کو غلبہ حق کے لئے پانچ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ایک فوج دی گئی تھی۔
کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور اسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اس بات کو سن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پاسکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی کم من فئة قليلة...۔ پھر وہ منصور مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا اور کہا گیا کہ خوشحال ہے خوشحال ہے مگر خدائے تعالیٰ کی کسی حکمت مخفیہ نے میری نظر کو اس کے پہچاننے سے قاصر رکھا لیکن امید رکھتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جائے۔
(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۹)
یہ کشف اس طرح پورا ہوا کہ تحریک جدید کے پہلے انیس سالہ دور (۱۹۳۴ء تا ۱۹۵۳ء) میں حصہ لینے والے احباب پانچ ہزار کے لگ بھگ تھے۔ ان لوگوں کی قربانیاں احیائے دین کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ اس لئے حضور نے فرمایا:
''تحریک جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کے بلند رکھنے کے لئے اس میں حصہ لیا اور یہی وہ پانچ ہزاری فوج ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ پا رہی ہے۔''
ان پانچ ہزار احباب کے نام اور قربانیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کے لئے جون ۱۹۵۹ء میں پانچ ہزاری مجاہدین کی مکمل فہرست شائع کی گئی۔

دفاتر کا قیام

تحریک جدید کا آغاز ۱۹۳۴ء میں ہوا۔ پہلے دس سال تک جو اس کے چندہ دہندگان میں شامل ہوئے وہ دفتر اوّل میں شمار کئے گئے۔ ۱۹۴۴ء میں دفتر دوم جاری ہوا اور نئے چندہ دینے والے اس دفتر میں شامل ہوتے رہے۔ اپریل ۱۹۶۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے دفتر سوم کا اجراء فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا کہ اس کا اجراء یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے شمار کیا جائے تاکہ یہ دفتر بھی حضرت مصلح موعودؓ کے عہد کی طرف منسوب ہو۔ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دفتر چہارم کا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ر نومبر ۲۰۰۴ء کو دفتر پنجم کے اجراء کا اعلان کیا۔
حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطبہ جمعہ ۵ر نومبر ۱۹۸۲ء میں تحریک فرمائی کہ دفتر اوّل اور دفتر دوم کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے اور ان کی اولادیں ان کی طرف سے چندہ ادا کرتی رہیں۔
(خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ ۲۵۵-۲۵۶)
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بھی کئی دفعہ اس امر کی یاد دہانی کروائی اور آپ نے ۳ نومبر ۲۰۰۶ء کو تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے یہ خوشخبری دی کہ دفتر اوّل کے تمام کھاتے جاری ہو چکے ہیں۔
(الفضل ۱۲ دسمبر ۲۰۰۶ء)

تحریک جدید کے دیگر مطالبات

جماعت احمدیہ نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں پُر جوش حصہ لینے کے علاوہ دوسرے مطالبات پر بھی شاندار طور پر لبیک کہا جس کا خلاصۃً ذکر کیا جاتا ہے مطالبہ سادہ زندگی کے تحت جماعت کے مخلصین نے کھانے، لباس، علاج اور سینما وغیرہ کے بارہ میں اپنے پیارے امام کی ہدایات کی نہایت سختی سے پابندی کی۔ کھانے کے تکلفات یکسر ختم کر دیئے۔ بعض نے چندے زیادہ لکھوا دیئے اور دو دو تین تین سال تک کوئی کپڑے نہیں بنوائے۔
اکثر نوجوانوں نے سینما، تھیٹر، سرکس وغیرہ دیکھنا چھوڑ دیا اور بعض جو کثرت سے اس کے عادی تھے اس سے نفرت کرنے لگے۔ الغرض حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی آواز نے جماعت میں دیکھتے ہی دیکھتے ایک زبردست انقلاب برپا کر دیا جو دوسرے لوگوں کی نگاہ میں ایک غیر معمولی چیز تھی۔ چنانچہ اخبار ''رنگین'' (امرتسر) کے سکھ ایڈیٹر ارجن سنگھ عاجز نے لکھا کہ:
''احمدیوں کا خلیفہ ان کی گھریلو زندگی پر بھی نگاہ رکھتا ہے اور وقتاً فوقتاً ایسے احکام صادر کرتا رہتا ہے جن پر عمل کرنے سے خوشی کی زندگی بسر ہو سکے۔...
ترک خواہشات کی سپرٹ ان کے خلیفہ نے جس تدبر اور دانائی سے ان کے اندر پھونک دی ہے وہ قابل صد ہزار تحسین و آفرین ہے اور ہندوستان میں آج صرف ایک خلیفہ قادیان ہی ہے جو سر بلند کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کے لاکھوں مرید ایسے موجود ہیں جو اس کے حکم کی تعمیل کے لئے حاضر ہیں اور احمدی نہایت فخر سے کہتے ہیں کہ ان کا خلیفہ ایک نہایت معاملہ فہم، دور اندیش اور ہمدرد بزرگ ہے جس نے کم از کم ان کی دنیاوی زندگی کو بہشتی زندگی بنا دیا ہے اس کے عالی شان مشوروں پر عمل کرنے سے دنیا کی زندگی عزت و آبرو سے کٹ سکتی ہے۔''
(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۸ صفحہ ۴۱، ۴۲)
ستمبر ۱۹۳۶ء تک تیرہ سو احباب نے اپنی چھٹیاں ملک میں رضا کارانہ تبلیغ کے لئے وقف کیں اور شمالی اور وسطی ہند کے علاوہ جنوبی علاقہ مثلاً میسور، مدراس، کولمبو اور بمبئی میں بھی تبلیغی وفود نے کام کیا۔
ایسے اصحاب کو حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی طرف سے تحریرات خوشنودی عطا کی جاتی تھیں۔
مولوی فاضل بی اے، ایف اے اور انٹرنس پاس قریباً دو سو نوجوانوں نے اپنے آپ کو سہ سالہ وقف کے لئے پیش کیا۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:
''یہ قربانی کی روح کہ تین سال کے لئے دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا جائے اسلام اور ایمان کی رو سے تو کچھ نہیں۔ لیکن موجودہ زمانہ کی حالت کے لحاظ سے حیرت انگیز ہے.... اس قسم کی مثال کسی ایک قوم میں بھی جو جماعت احمدیہ سے سینکڑوں گنے زیادہ ہو ملنی محال ہے۔''

کئی پنشنر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حکم کی تعمیل میں آگے آئے اور مرکز میں کام کرنے لگے مثلاً خانصاحب فرزند علی صاحب، بابو سراج دین صاحب، خانصاحب برکت علی صاحب، ملک مولا بخش صاحب اور خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی وغیرہم۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک خطبہ میں بھی ان کی خدمات کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔

حضورؓ کے اس مطالبہ کے تحت کہ بیکار نوجوان باہر غیر ممالک میں نکل جائیں، کئی نوجوان اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور نامساعد حالات کے باوجود غیر ممالک میں پہنچ گئے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح نے شروع ۱۹۳۵ء میں بتایا کہ ایک نوجوان جالندھر سے پیدل چل کر ۱۵۰۰ میل دور رنگون پہنچ گیا اور اب سٹریٹ سیٹلمنٹس کی طرف جارہا ہے۔ (خطبات محمود جلد ۱۷ صفحہ ۲۶)

پھر فرمایا:

''ایک نوجوان نے گزشتہ سال میری تحریک کو سنا۔ وہ ضلع سرگودھا کا باشندہ ہے۔ وہ نوجوان بغیر پاسپورٹ کے ہی افغانستان جا پہنچا اور وہاں تبلیغ شروع کردی۔ حکومت نے اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا تو وہاں قیدیوں اور افسروں کو تبلیغ کرنے لگا اور وہاں کے احمدیوں سے بھی وہیں واقفیت بہم پہنچالی اور بعض لوگوں پر اثر ڈال لیا۔ آخر افسروں نے رپورٹ کی یہ تو قیدخانہ میں بھی اثر پیدا کررہا ہے۔ ملانوں نے قتل کا فتویٰ دیا۔ مگر وزیر نے کہا کہ یہ انگریزی رعایا ہے۔ اسے ہم قتل نہیں کرسکتے۔ آخر حکومت نے اپنی حفاظت میں اسے ہندوستان پہنچا دیا۔ اب وہ کئی ماہ کے بعد واپس آیا ہے۔ اس کی ہمت کا یہ حال ہے کہ میں نے اسے کہا کہ تم نے غلطی کی اور بہت ممالک تھے جہاں تم جاسکتے تھے اور وہاں گرفتاری کے بغیر تبلیغ کرسکتے تھے تو وہ فوراً بول اُٹھا کہ اب آپ کوئی ملک بتادیں۔ میں وہاں چلا جاؤں گا۔ اس نوجوان کی والدہ زندہ ہے۔ لیکن وہ اس کے لئے بھی تیار تھا کہ بغیر والدہ کو ملے دوسرے کسی ملک کی طرف روانہ ہوجائے۔ (خطابات محمود جلد ۱۶ صفحہ ۷۵۸)

ہاتھ سے کام کرنے کے مطالبہ پر جماعت کے افراد نے خاص توجہ دی۔ چنانچہ اس ضمن میں مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء نے اولیت کا شرف حاصل کیا اور ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء کو قادیان کے اندرونی حصہ سے ایک ہزار شہتیریاں سالانہ جلسہ گاہ تک پہنچائیں۔ (الفضل ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء)

۱۹۳۶ء سے اس مطالبہ کے تحت اجتماعی ''وقارِ عمل'' کا سلسلہ جاری کیا گیا۔

جہاں تک قادیان میں مکان بنانے کا تعلق تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت کے طرز عمل پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے شروع ۱۹۳۶ء میں فرمایا:

''جماعت نے اس معاملہ میں بہت کچھ کام کیا ہے۔ چنانچہ اب دو سو مکان سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں بن رہا ہے اور بہت سے دوست زمینیں بھی خرید رہے ہیں۔''

جماعت احمدیہ اگرچہ ہمیشہ غلبہ حق کے لئے دعاؤں میں مصروف رہتی تھی مگر تحریک جدید کے مطالبات کے ضمن میں حضور نے جو خاص تحریک فرمائی اس کی بنا پر جماعت میں خاص جوش پیدا ہوگیا اور احباب جماعت نے خدا تعالیٰ کے سامنے جبین نیاز جھکانے میں خاص طور پر زور دینا شروع کیا اور نمازوں میں عاجزانہ دُعاؤں کا ذوق وشوق پہلے سے بہت بڑھ گیا اور جماعت میں ایک نئی روحانی زندگی پیدا ہوگئی۔

جنوری ۱۹۳۵ء سے لے کر نومبر ۱۹۳۵ء تک صوبہ کے پانچ اضلاع کا مکمل تبلیغی سروے کیا گیا جو اپنی نوعیت کی جدید چیز تھی۔

(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۳۵ء)

یہ کام سائیکلوں کے ذریعہ سے کیا جاتا تھا۔ ابتداء میں چار سائیکل سوار بھجوائے گئے ایک کے پاس اپنی ذاتی سائیکل تھی۔ دو سائیکلیں ہدیۃً اور ایک سائیکل دفتر نے خرید کی تھی۔ ۱۱؍جنوری ۱۹۳۵ء کو حضور نے تحریک فرمائی کہ سولہ سائیکلوں کی فوری ضرورت ہے۔ اس پر جماعت نے اس کثرت سے سائیکلیں بھیج دیں کہ آئندہ سائیکل نہ بھجوانے کی ہدایت کرنا پڑی۔ اس معاملہ میں جماعت احمدیہ دہلی سب جماعتوں پر سبقت لے گئی۔

(الفضل ۲۴ جنوری، ۱۴؍فروری ۱۹۳۵ء)

نئے مراکز کا قیام

تبلیغی جائزہ کی رپورٹیں موصول ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک جدید کے زیر انتظام شروع ۱۹۳۵ء میں چار تبلیغی مراکز قائم فرمائے جن میں مکیریاں (ضلع ہوشیارپور) اور ویرووال (ضلع امرتسر) کے مشن بالخصوص قابل ذکر ہیں۔

مکیریاں مشن کا قیام مختار احمد صاحب ایاز (پہلے امیر المجاہدین) کی کوششوں سے ہوا۔ مرکز کے لئے ایک احمدی مولوی محمد عزیز الدین صاحب سٹیشن ماسٹر ابن حضرت مولوی محمد وزیر الدین صاحب (۳۱۳) نے اپنا مکان ہبہ کردیا تھا۔ اس مشن کی ذیلی شاخیں حسب ذیل مقامات پر کھولی گئیں، چھنیاں، بہبووال، مہت پور۔

تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے (زینت محل لال کنواں) دہلی میں ''ویدک یونانی دواخانہ'' قائم کیا گیا۔ دواخانہ جاری کرنے سے پہلے حضرت مصلح موعودؓ نے چند واقفین کو یونانی طب کی تعلیم دلائی اور خود بھی ویدک اور یونانی ادویہ سے متعلق قیمتی مشورے دیئے۔

تحریک جدید کی طرف سے ایک مناسب رقم انگریزی ترجمۃ القرآن کے لئے مخصوص کردی گئی اور اس کی ترتیب وتدوین کے لئے ۲۶ فروری ۱۹۳۶ء کو حضرت مولوی شیر علی صاحب انگلستان بھجوائے گئے۔ آپ ۹؍نومبر ۱۹۳۸ء کو واپس قادیان میں تشریف لائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ریزرو فنڈ کی نسبت فرمایا کہ میں نے آج سے کچھ سال پہلے ۲۵ لاکھ ریزرو فنڈ کی تحریک کی تھی مگر وہ تو ایسا خواب رہا جو تشنۂ تعبیر ہی رہا مگر اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے ذریعہ اب پھر ایسے ریزرو فنڈ کے جمع کرنے کا موقع بہم پہنچا دیا ہے اور ایسی جائیدادوں پر یہ روپیہ لگایا جا چکا اور لگایا جارہا ہے جن کی مستقل آمد ۲۵، ۳۰ ہزار روپیہ سالانہ ہوسکتی ہے تا تبلیغ کے کام کو بجٹ کی کمی کی وجہ سے کوئی نقصان نہ پہنچے۔''

(الفضل ۲۴؍نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۱)

ثمرات وبرکات

تحریک جدید کی کامیابیاں سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا نہایت درخشاں پہلو ہے۔ اس نے نہ صرف جماعت کی عملی زندگی میں حیرت انگیز انقلاب برپا کیا بلکہ بیرونی فتوحات کا بھی دروازہ کھول دیا۔ وہ جماعت جسے مخالفین قادیان کے اندر گلا گھونٹنے کی دھمکیاں دے رہے تھے وہ ایک سیلاب کی طرح بلندیوں اور پستیوں کو عبور کرتی ہوئی زمین کے کناروں تک پھیل گئی۔

تحریک جدید عالمی غلبہ حق میں جو کردار ادا کررہی ہے اس کا نظارہ دو پہلوؤں سے کیا جاسکتا ہے۔

۱-خلافت ثانیہ کے اختتام تک اس کے ثمرات ۱۹۳۴ء تا ۱۹۶۵ء

۲-تازہ ترین اعداد وشمار

خلافت ثانیہ میں خدمات

یہ تحریک ساڑھے ستائیں ہزار روپیہ سے شروع ہوئی اور ۱۹۶۵-۶۶ء اس کا سالانہ بجٹ قریباً چھتیس لاکھ روپے تک پہنچ چکا تھا۔ دنیا کے مختلف براعظموں کے ۴۰ ملکوں میں اس کے ۱۳۶ مضبوط مشن قائم ہوئے اور ان کے علاوہ کئی ممالک میں منظّم جماعتیں قائم ہوئیں جو مالی اور دعوت الی اللہ کے جہاد میں حصہ لے رہی تھیں۔ جن چالیس ملکوں میں مشن قائم ہوئے ان کے نام یہ ہیں:-

شمالی امریکہ، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، ٹرینیڈاڈ، برٹش گی آنا،

یورپ، انگلینڈ، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، سپین، ڈنمارک، جرمنی،

مغربی افریقہ، نائیجیریا، غانا، سیرالیون، لائبیریا، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، ٹوگولینڈ،

مشرقی افریقہ، کینیا، ٹانگا، یوگنڈا، ماریشس،

جنوبی افریقہ، مشرق وسطیٰ، فلسطین، لبنان، شام، عدن، مصر، کویت، عراق، بحرین، دوبئی،

ممالک بحرہند، برما سیلون،

مشرق بعید، ہانگ کانگ، سنگاپور، کوالالمپور، شمالی بورنیو، جاپان، جزائر فجی فلپائن اور انڈونیشیا۔

ان کے علاوہ چین، ایران، اردن ایتھوپیا، سومالی لینڈ، کانگو، سویڈن، ناروے، فرانس، اٹلی، جزائر سسلی، رومانیہ، بلغاریہ، یوگوسلاویہ البانیہ ہنری پولینڈ ارجنٹائن اور دیگر کئی ممالک میں باقاعدہ مبلغین کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچایا جاچکا تھا اور کئی ممالک میں لٹریچر کے ذریعہ احمدیت سے روشناس کرایا گیا۔

واشنگٹن، ہیمبرگ (جرمنی)، فرینکفرٹ (جرمنی)، زیورک (سوئٹزرلینڈ)، ہیگ (ہالینڈ)، نیروبی (کینیا)، جنجہ کسموں (ٹانگانیکا) کے علاوہ کئی ممالک میں اہم مقامات پر ۳۱۱ شاندار مساجد تعمیر کی گئیں۔

ممالک بیرونی میں ۵۷ کالج رسکول کام کررہے تھے جن کے ذریعہ دینی اور نیوی دونوں قسم کے علوم کی تعلیم جاری تھی۔

اشاعت حق کے لئے مختلف ملکوں اور مختلف زبانوں میں ۱۲۲ اخبارات اور رسائل جاری ہوئے۔ قرآن کریم کے تراجم انگریزی، ڈچ، جرمنی اور سواحیلی زبان میں شائع ہوئے اور زبانوں میں کچھ حصہ اشاعت پذیر ہوا۔ تین زبانوں میں ترجمہ زیر اشاعت تھا بارہ اور زبانوں میں ترجمہ ہوچکا تھا جو زیور اشاعت سے آراستہ نہیں ہوا تھا اور تین زبانوں میں ترجمہ ہورہا تھا۔ لٹریچر کے لحاظ سے ٹریکٹ اور پمفلٹ اور انگریزی اور عربی کی کتب کروڑوں کی تعداد میں تقسیم کی گئیں۔ ملکی زبانوں میں ہر جگہ لٹریچر تیار کیا جارہا تھا۔ متعدد اہم کتابوں کا ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوا۔ اشاعت لٹریچر پر قریباً پونے دو لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کیا جارہا تھا۔

ربوہ میں تحریک جدید کا مرکزی ادارہ

اس تحریک کا مرکزی ادارہ تحریک جدید انجمن احمدیہ کے نام سے موسوم ہے گورنمنٹ کے سوسائٹی ایکٹ کے ماتحت باقاعدہ رجسٹر شدہ ہے اور مرکز ربوہ میں اس کے دفاتر اس کی اپنی تعمیر کردہ شاندار عمارت میں ہیں۔ جس کی جدید پرشکوہ عمارت تعمیر ہوچکی ہے کارکنان (سینئر اور جونئر) کے لئے بیسیوں کوارٹرز بھی یہ ادارہ تعمیر کرواچکا ہے۔ یہ تنظیم مرکز میں ایک مرکزی تعلیمی ادارہ (جامعہ احمدیہ) بھی چلارہی ہے جو سلسلہ کی ضروریات کو پورا کررہا ہے۔ ۱۹۶۵ء کے آخر تک اس تنظیم میں جو عملہ کام کررہا تھا اس کا علم مندرجہ ذیل گوشوارہ سے ہوتا ہے۔

مرکزی دفاتر:

وکلاء ۵۔ نائب وکلاء ۸۔ محررین ۴۰۔ انسپکٹر ۷۔ مددگار کارکن ودیگر ۲۳۔

جامعہ احمدیہ

پرنسپل ۱۔ اساتذہ ۱۹۔ لائبریرین ۱۔ محرر ۳۔

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

نڈر عالم اور مختلف علوم پر عبور رکھنے والے

حضرت امام ابن تیمیہؒ

(............وارث احمد فراز............)

حضرت امام تیمیہ کا نام احمد تھا ابو العباس کنیت تقی الدین لقب، ابن تیمیہ عرف تھا والد کا نام شہاب الدین تھا۔ آپ ۶۶۱ھ بمطابق ۱۲۶۳ء میں دمشق کے علاقہ حران میں پیدا ہوئے اس لئے الحرانی کہلائے آپ کے والد بہت بڑے عالم تھے حافظ ذہبی نے ان کی نسبت لکھا ہے کہ آپ بہت بڑے محقق اور مختلف علوم پر عبورر کھتے تھے۔

تاتاریوں کی یلغار

ابھی امام صاحب کی عمر چھ سات سال کی تھی کہ تاتاریوں کے ہاتھوں خلافت عباسہ کے مرکز پر قیامت ٹوٹی۔ تاتاریوں نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ تاتاریوں کی تباہ کاریوں سے حران بھی محفوظ نہ رہ سکا امام صاحب کے والد محترم کنبے کے افراد کو لیکر دمشق میں پناہ گزین ہوئے گھر کو چھوڑتے وقت امام صاحب کے والد محترم نے چند کتابیں اور بال بچوں کو ہی ساتھ لیا۔

تعلیم وتدریس

دمشق میں آکر امام صاحب کی باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوا۔ آپ بچپن سے ذہین واقع ہوئے تھے۔ بیس سال کی عمر تک آپ باقاعدہ فتویٰ دینے لگ گئے۔ آپ کی قوت حافظہ بہت غضب کی تھی علم حدیث میں ضعیف اور صحیح احادیث کی آپ خوب نشاندہی فرماتے۔ دمشق کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد آپ قرآن مجید کا درس دیتے اکتیس سال کی عمر میں حج کے لئے روانہ ہوگئے۔

بدعات کارد

آپ نے جب بدعات اور محدثات کے لئے قدم اٹھایا تو آپ کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا ہوگیا۔ علماء کی ایک جماعت تو پہلے ہی آپ سے بغض وحسد رکھتی تھی اب وہ کھلے بندوں مخالفت پر آمادہ ہوئے آپ کے خلاف یہ بھی الزام لگایا گیا کہ آپ ابن تومرت کی طرح سلطنت کے قیام کے خواہاں ہیں۔

تلوار کے دھنی

آپ نے جب ہوش سنبھالی تاتاری عفریت مسلمانوں پر تباہی بن کر نازل ہو چکا تھا چنانچہ آپ کو کئی باران کے خلاف تلوار اٹھانا پڑی کئی بار تاتاریوں کے دربار میں مسلمانوں کی دادرسی کے لئے بھی آپ کو جانا پڑا۔ ان کے دربار میں آپ کلمہ حق کہنے سے نہ رکتے ایک بار تاتاریوں کے امیر لشکر قتلو خان نبطور تمسخر کہا آپ نے آنے کی زحمت کیوں اٹھائی مجھے بلا لیا ہوتا۔ آپ نے فوراً بلا توقف فرمایا۔ حضرت موسٰی علیہ السلام فرعون کے دربار میں خود جایا کرتے تھے فرعون کبھی ان کے دربار میں حاضر نہ ہوا تھا۔

علماء کی زیادتی اور تکفیر

علماء نے آپ پر الزام لگایا کہ آپ خدا کے مجسم ہونے کے قائل ہیں سلطان مصر کے دربار میں علماء سے آپ کا مباحثہ کروایا گیا اور علماء کے اکسانے پر آپ کو اور آپ کے دونوں بھائیوں شیخ شرف الدین اور زین الدین عبدالرحیم کو قید میں ڈال دا۔ قید خانہ میں آپ نے سرکاری لباس اور کھانا کھانے سے انکار کر دیا قریباً ڈیڑھ سال بعد آپ کو قید خانہ سے نجات ملی۔ رہائی کے بعد آپ نے پھر درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ امام صاحب کے درس وتدریس کی وجہ سے پیروں اور خانقاہ نشینوں میں کہرام مچ گیا انہوں نے امام صاحب کے خلاف مسلح جلوس نکالے چنانچہ حکومت نے ایک بار پھر آپ کو قید میں ڈال دیا۔ آپ نے قید خانہ میں ہی اصلاحات کا کام شروع کر دیا اور قید خانہ میں باقاعدہ نماز باجماعت کا آغاز کیا اس پر آپ کو اسکندریہ منتقل کر دیا اور ایک برج میں قید کر دیا دوبار آپ کو قتل کرنے اور سمندر میں غرق کرنے کی دھمکی بھی دی۔

۷۰۹ھ میں سلطان ناصر مصر آیا اور آپ کی رہائی کا حکم دیا لیکن جب خدا نے آپ کے دن بدلے تو آپ نے اپنے مخالف علماء سے کوئی انتقام نہ لیا آپ کا ایک مشہور مخالف لکھتا ہے ”میں نے ابن تیمیہ سے بڑھ کر فراخ دل خطا بخش اور بردبادکسی کو نہیں دیکھا ہمیں موقعہ ملا تو ہم نے آپ کی ایذادہی میں کوئی دریغ نہ کیا لیکن جب انہیں اختیار ملا تو آپ نے ہمیں معاف فرمادیا۔“

پھر قید خانہ میں

۷۱۳ھ میں سلطان تاتاریوں کی سرکوبی کے لئے شام روانہ ہوئے تو امام صاحب بھی اپنے مجاہدین کے ساتھ ان کے ساتھ شام تشریف لے گئے یہاں آپ کا شاندار استقبال ہوا لوگ آپ سے فتاویٰ طلب کرتے آپ کے درس میں شامل ہوتے۔ لیکن حلف طلاق کے مسئلہ پر علماء نے پھر آپ کی مخالفت شروع کر دی اور آپ کو قید کر دیا اس بار آپ چھ ماہ قید خانہ میں رہے۔

۷۲۶ھ میں آپ نے قبروں کی زیارت کی بدعات کے خلاف فتویٰ دا پھر علماء نے آپ کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کیا حتٰی کہ آپ پر کفر کا فتویٰ لگا اور آپ کے قتل پر اکسایا گیا چنانچہ ایک بار پھر سلطان نے آپ کو دمشق کے قید خانہ میں بند کر دیا اور اس عرصہ میں آپ کے بھائی شیخ شرف الدین فوت ہوئے لیکن آپ کو ان کے جنازہ میں شرکت کی اجازت نہ دی گئی۔

آپ نے قید خانہ میں تصنیف کا کام شروع کر دیا جب حکام کو پتہ چلا تو آپ سے قلم و دوات چھین لئے گئے لیکن آپ کوئلہ سے لکھ کر تحریرات باہر بھجواتے۔ فقہ میں آپ کا مسلک حنبلی تھا۔

آپ کے اقوال

آپ فرماتے تھے:

دنیا میں ایک بہشت ہے جو شخص اس بہشت میں نہیں آتا اسے بہشت آخری حصہ میں نہیں مل سکتا۔ مگر میرے دشمن کیا کریں گے میرا بہشت میرے سینے میں ہے جہاں جاؤں یہ مجھ سے جدا نہیں ہوسکتا۔

آپ فرماتے:

قید میری خلوت ہے قتل میری شہادت ہے اور جلاوطنی میری سیاحت

اپنی آخری قید میں فرمایا:

اگر میں اس قلعہ کے برابر زر صرف کروں تو اس نعمت کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا جو مجھے اس قید خانہ میں حاصل ہوئی ہے اور نہ اس کی جزا دے سکتا ہوں۔

عبادت میں شغف

قید خانہ میں جب کاغذ قلم آپ سے چھین لئے گئے تو آپ سارا وقت عبادت میں گزارنے لگے قید کے دوران آپ نے اکاسی مرتبہ قرآن مجید ختم کیا جس وقت آپ کا دم واپسیں ہوا آپ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔

وفات

بیس دن بیمار رہ کر دس ربیع الاوّل ۷۲۶ھ بمطابق ۱۳۲۸ء-۶۵ برس کی عمر میں علم وہدایت کا یہ آفتاب قلعہ دمشق سے غروب ہوگیا پہلی نماز جنازہ قلعہ میں ہوئی دوسری جامع مسجد دمشق میں تیسری شہر کے باہر آپ کے بھائی زین الدین نے پڑھائی۔ روایت ہے کہ جنازہ کے ساتھ پانچ لاکھ افراد تھے بوقت عصر مقبرہ صوفیہ میں آپ کے بھائی شیخ شرف الدین کے پہلو میں آپ کو دفن کیا گیا متعدد شہروں میں جنازہ غائب پڑھا گیا۔

کتب

امام صاحب کی چھوٹی چھوٹی پانچ سو کتب بیان کی جاتی ہیں۔ عیسائیت کے رد میں آپ نے کئی کتب تصنیف کیں جن میں فتاویٰ ابن تیمیہ، الفرقان بین اولیاء الرحمان واولیاء الشیطن، الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح، ردّ نصاریٰ، کتاب الایمان، رد المنطق، بہت مشہور ہیں، ”حسین ویزید“ کتاب میں آپ کا مسلک بہت محتاط اور افراط تفریط سے پاک ہے قریباً پچاس صفحات کا یہ رسالہ بہت مفید اور ٹھوس مقالہ ہے۔

گمشدہ رسید بُک

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ درج ذیل تفصیل کے مطابق جماعتی رسید بک گم ہوگئی ہیں: جماعت احمدیہ سوجان-یوپی 6574-7421 جماعت احمدیہ ننگلہ کلو -یوپی 1888

مندرجہ بالا نمبرات کی رسید بک کالعدم قرار دے دی گئی ہیں لہٰذا آئندہ احباب جماعت اِن رسید بکس پر کسی قسم کے چندہ کی ادائیگی نہ کریں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

اعلان نکاح : مکرم مولوی محمد اکبر صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب ساکن تمڑ پلی ورنگل کا نکاح عزیزہ افسانہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد مشتاق صاحب ساکن وینکٹاپور کے ساتھ مورخہ یکم جون ۰۷ء کو مکرم مولوی شبیر احمد یعقوب صاحب مبلغ سلسلہ نے وینکٹاپور میں پڑھایا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (ایم اے زین العابدین ورنگل)

اعلانات دُعا

درج ذیل احباب مستورات اعانت بدر ادا کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں:

عزیزہ امۃ الصبوح بنت انور احمد صاحب بی نیک خادم دین اور قرۃ العین ہونے کے لئے۔ ۲) مکرم انصار احمد صاحب ظہیر آباد کاروبار میں برکت کے لئے۔ ۳) مکرم ظہور احمد صاحب دینی دنیاوی ترقیات کیلئے۔ ۴) مکرم وسیم احمد صاحب جے بچوں کے نیک صالح ہونے روشن مستقبل کے لئے۔ ۵) مکرم مشہود احمد طاہر صاحب کامل شفایابی کے لئے۔ ۶) مکرم عبدالعزیز صاحب پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ ۷) مکرم ادریس احمد صاحب کاروبار میں برکت کے لئے۔ ۸) مکرم طارق بشیر صاحب امتحان میں کامیابی کے لئے۔ ۹) بچگان مکرم رفیق احمد صاحب دینی دنیاوی ترقیات کے لئے۔ (مینیجر بدر قادیان)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471,2237-8468

غیر ملکی رپورٹیں

لاس اینجلس شرقی (امریکہ) میں
جلسہ یوم خلافت کی بابرکت تقریب

(رپورٹ: انور محمود خان۔ جنرل سیکرٹری لاس اینجلس شرقی)

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ لاس اینجلیس (شرقی) کے زیر اہتمام مورخہ 3؍جون 2007ء بروز اتوار جلسہ یوم خلافت پوری شان کے ساتھ منایا گیا۔

عشاقان خلافت 11 بجے صبح مسجد بیت الحمید میں برکات خلافت کے بیان کے لئے جمع ہونے شروع ہوگئے۔ جلسہ کی صدارت مکرم ڈاکٹر حمیدالرحمٰن صاحب نائب امیر امریکہ نے فرمائی۔ اجلاس کا آغاز مکرم عاصم انصاری صاحب نے سورۃ نور کی آیت استخلاف کی تلاوت سے کیا اور ایک نواحمدی مسلمان جناب ابراہیم صاحب نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ صاحب صدر نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مایہ ناز تصنیف ''الوصیت'' کی بعض عبارتیں پیش کیں جن میں حضور نے قدرت ثانیہ کی بشارت رقم فرمائی ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے جملہ ممبران کو نظام خلافت سے وابستہ رہنے اور ذاتی تعلق قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

آپ کے اس مختصر تعارف کے بعد مکرم ضیاء الحق صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کئے اور ان کے مفاہیم کا خلاصہ انگریزی زبان میں پیش کیا۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم جمیل محمد صاحب نے ''نبوت اور خلافت'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے نبوت کی ضرورت اور برکات، خدا تعالیٰ کا انبیاء علیہم السلام سے خصوصی سلوک اور پھر ان برکات کا نظام خلافت تک ممتد ہوجانا قرآن وحدیث سے ثابت کیا۔

دوسرے مقرر جناب عبدالرحیم صاحب تھے جنہوں نے ''ضرورت خلافت'' کے موضوع پر تقریر کی جس میں خلافت کے قیام، اس کا تاریخی پس منظر رسول کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق من وعن خلافت راشدہ سے لے کر 1920ء کی تحریک خلافت تک کیا۔ اپنی تقریر میں واضح کیا کہ کس طرح خلفاء کو خدائی نصرت حاصل رہی۔ کیسے فتنے اٹھے جن کے مقابلہ میں وہ آہنی چٹان کی طرح قائم رہے۔ مقرر نے دور حاضر کے حوالہ سے مغربی دنیا کے دو متضاد تبصرے پیش کئے۔ اگر ایک طرف سربراہ مملکت جارج بش نے اپنی کوتاہ بینی کے نتیجہ میں خلافت کا القاعدہ کے حوالے سے مذاق اڑایا تو دوسری طرف کمپیوٹر کی ایک بہت بڑی کمپنی Hewlatt Packard کے سربراہ کا یہ تبصرہ پیش کیا کہ کس طرح اسلام کے سنہری دور میں خلافت کے زیر سایہ سائنسی ترقیات ہوئیں اور مسلمانوں عیسائیوں اور یہودیوں نے مل کر اس دائرہ تحقیق میں گرانقدر خدمات پیش کیں۔

حالات حاضرہ پر نظر ڈالتے ہوئے آپ نے ایک بہت بڑے ادارے 'مجلس تحریر' کی نشاندہی کی کہ کس طرح وہ منشور خلافت بنانے میں مصروف عمل ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ اگر ایک طرف وہ خلیفہ کا تاحیات تقرر کرتے ہیں تو دوسری طرف ایک کمیشن بناتے ہیں کہ اگر خلیفہ کما حقہ کام نہ کرے تو کس طرح اس کو معزول کرسکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس قسم کی حماقتیں نتیجہ ہیں اس ناسمجھی کا کہ انسان خلیفہ بنا سکتا ہے جبکہ یہ تو خدائی کام ہے۔ اس ضمن میں مقرر نے حضرت عثمانؓ کی مثال پیش کی کہ کیسے آپ نے رسول مقبول ﷺ کے اس ارشاد کی تعمیل کی کہ اے عثمان خدا تجھے ایک ردا عطا کرے گا لوگ اسے تجھ سے چھیننے کی کوشش کریں گے مگر تو اس سے جدا نہ ہونا۔ راشد خلفاء نے اعانت خداوندی کے طفیل کاروان اسلام کو نئی منازل تک پہنچایا۔

اس تقریر کے بعد مکرم چوہدری محمود احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' پیش کی۔

اس کے بعد ایک نوجوان فیصل راجپوت نے ''خلافت اور اطاعت خلیفہ'' کے اہم عنوان پر حاضرین سے خطاب کیا۔ اور قرآن وحدیث کی روشنی میں اطاعت امام کی اہمیت کو وضاحت سے بیان کیا۔

آخر میں مکرم شمشاد احمد صاحب ناصر امام مسجد بیت الحمید نے ''سمعنا واطعنا'' کی آیت کی تلاوت کے بعد اپنے نفس مضمون کو واضح کیا کہ ہم جلسہ یوم خلافت کیوں مناتے ہیں اور اس کی ابتداء کس طرح ہوئی۔ اس بارہ میں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ سے ایک اقتباس سنایا:

''خدام کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سال میں ایک دن خلافت ڈے کے طور پر منایا کریں جس میں وہ خلافت کے قیام پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں۔ اور اپنی پرانی تاریخ دہرایا کریں''۔

(فرمودہ 21؍اکتوبر 1956ء)

اسی سال نظارت اصلاح وارشاد نے حضرت مصلح موعودؓ سے اجازت لے کر باقاعدہ 27؍مئی کو خلافت ڈے منائے جانے کا اعلان الفضل میں شائع کیا اور اس طور پر 1957ء سے جماعت احمدیہ عالمگیر میں یہ دن منایا جانے لگا۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی باشندگان امریکہ کو خصوصی نصیحت کی طرف توجہ دلائی کہ قیام نماز کا خلافت سے گہرا تعلق ہے کیونکہ خلفاء کے کام میں یہ بیان کیا گیا ہے یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا کہ قیام توحید جو قیام نماز کا ماحصل ہے کا خلافت سے بڑا تعلق ہے۔ اس لئے اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔

اطاعت امام کے سلسلہ میں آپ نے ایک عام فہم نکتہ یہ بیان کیا کہ جب بھی خلیفہ وقت کا کوئی ارشاد سنیں تو اس کو باقاعدہ نوٹ کریں اور اپنا تجزیہ کریں کہ آپ ان نصائح پر عمل کرنے میں کس حد تک کوشاں ہیں۔ اطاعت امام کا مفہوم یہ تقاضا کرتا ہے کہ اس کی نصائح کو حرز جان بنائیں۔

اس سلسلہ میں آپ نے جماعت کے ایک جید عالم حضرت محمد احمد صاحب مظہر مرحوم کا ایک واقعہ بیان کیا کہ کس طرح ان کے والد بزرگوار نے ان کو نصیحت کی کہ وہ امام وقت سے ذاتی تعلق قائم کریں اور انہوں نے ساری زندگی اس نصیحت پر عمل کیا۔

آخر پر دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ سچ ہے ؎

اللہ کی اک نعمت عظمٰی ہے خلافت
مومن کے لئے عروہ وثقیٰ ہے خلافت

❀❀❀❀❀❀❀

مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کے
سالانہ اجتماعات کی بابرکت تقریبات

(رپورٹ مرتبہ : رضوان احمد افضل ۔مبلغ سیرالیون)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کو مختلف جگہوں پر سالانہ اجتماعات منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ دو اجتماعات کی مختصر رپورٹ قارئین کی نذر ہے۔

اجتماع خدام الاحمدیہ دارو ریجن

ذیلی تنظیموں کو فعّال بنانے کے لئے محترم امیر صاحب سیرالیون کی ہدایت پر ملک میں اجتماعات کا آغاز ہوچکا ہے لہذا اس سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے مورخہ 20-21 فروری 2007ء خدام الاحمدیہ دارو ریجن کا دوروزہ سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔

مؤرخہ 20؍فروری کو اجتماع کا باقاعدہ آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا جس میں تمام خدام، اطفال اور احباب جماعت شامل ہوئے۔

اجتماع میں تربیتی تقاریر کے علاوہ علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا بھی اہتمام کیا گیا اور خدام واطفال کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا تمام شاملین نے تقاریر بڑی توجہ سے سنیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس اجتماع میں 210 خدام واطفال 30 انصار 600 مہمان جن میں اکثریت اسکول کے طلباء واساتذہ اور علاقے کے بڑے لوگوں کی تھی، شامل ہوئے

اجتماع کی خصوصیت اور نیک اثر

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع اس لحاظ سے نہایت بابرکت رہا کہ اس میں شامل ہونے والے غیر از جماعت اساتذہ اور طلبہ میں سے 4 اساتذہ اور 10 طلبہ بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوگئے۔ الحمدللہ

دارو ریجن کے مبلغ محترم منیر احمد شمس صاحب نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں بہت محنت سے پروگرام ترتیب دئے۔

اجتماع کے دوسرے روز اختتام سے قبل اول دوم اور سوم آنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے اس طرح یہ اجتماع 21 فروری کو نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔

❀❀❀❀❀❀

اجتماع خدام الاحمدیہ روکوپور ریجن

روکوپور ریجن میں 23 اور 24 مارچ 2007ء کو خدام الاحمدیہ کا دوروزہ سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔

اس اجتماع کی تیاری ایک ماہ قبل شروع کی گئی۔ ریجن کی تمام مجالس کو اس بارے میں اطلاع دی گئی۔ اس اجتماع میں مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مبلغ سلسلہ لنگی ریجن نے مکرم امیر صاحب سیرالیون کی نمائندگی میں شرکت کی۔

نماز جمعہ کے بعد خدام و اطفال نے روکوپور ٹاؤن میں مارچ پاسٹ کیا۔ اس دوران انہوں نے جماعت کے فاؤنڈیشن ڈے کے حوالے سے بینر بھی اٹھا رکھے تھے۔ پروگرام کا آغاز 23 مارچ کی صبح نماز تہجد سے ہوا۔

مکرم خوشی محمد شاکر صاحب نے جماعت کے مقابل پر مخالفین کے انجام کے بارے میں تفصیلی خطاب کیا۔ قائد خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں کے حوالے سے روشنی ڈالی۔ اس اجتماع میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا بھی انعقاد ہوا جس میں خدام واطفال نے بھرپور حصہ لیا۔ اعزاز پانے والے خدام واطفال کو انعامات دیئے گئے۔

اس اجتماع میں کل حاضری 421 رہی۔ اجتماع کے اختتام پر 70 افراد نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ جن میں 3 ٹیچرز مع فیملی اور 15 سٹوڈنٹس شامل ہیں۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع میں شامل ہونے والوں کو دائمی برکات سے نوازے اور ان مساعی کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔

❀❀❀❀❀❀❀

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۸؍جون ۲۰۰۷ء قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

۱-مکرمہ منظور بیگم صاحبہ (آف مچم -یوکے) ۲۴؍جون کو ۸۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک، دعا گو اور اپنے خاندان میں پہلی احمدی خاتون تھیں۔ احمدیت کی خاطر اپنے خاوند کو چھوڑ کر بچوں کے ساتھ جماعت سے وابستہ ہوگئیں اور بچوں کی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ مکرم ناظم رسول بٹ صاحب سابق صدر جماعت مچم کی والدہ تھیں۔

۲-عزیزم مدبر احمد (ابن مکرم سعید احمد صاحب آف ناربری۔ یوکے) ۲۷؍جون کو ساڑھے ۱۶ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دماغی کمزوری کی وجہ سے آہستہ آہستہ کمزور ہو رہے تھے اور آخری دو سال انہوں نے ویل چیئر پر گزارے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

۱-مکرم صاحبزادہ عبدالحمید صاحب آف ٹوپی ۱۱؍جنوری کو ۹۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ جماعت کے لئے مشکلات کے دور میں قربانیاں دینے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ مرحوم نے مدرسہ احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کی۔ خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ عقیدت تھی۔ مرحوم نے مدرسہ احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کی۔ خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ عقیدت تھی۔ ۱۹۷۴ء میں ان کے گھر پر ٹوپی میں ہزاروں مسلح افراد نے حملہ کیا اور ان کے خاندان کو سخت مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن ایسے حالات میں انہوں نے اور ان کے خاندان کے دوسرے افراد نے بڑی ثابت قدمی کا نمونہ پیش کیا۔ نہایت مخلص، فدائی اور نیک بزرگ تھے۔

۲-مکرمہ امۃ الحنیف نصرت صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک منظور احمد انور صاحب آف لاہور) ۱۳؍مئی کو ۸۷ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے ۱۹۵۶ء سے نظام وصیت میں شامل تھیں۔ آپ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب آف حسن پور کی بیٹی اور میاں محمد مغل صاحب عرف میاں مغلا کی سب سے بڑی بہو تھیں۔ آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت اور عقیدت تھی خصوصاً حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے بہت ہی قریبی تعلق تھا۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھایا۔ ہمیشہ رشتہ داروں اور اردگرد کے احمدی احباب کے دکھ سکھ میں شریک ہوتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم رشید احمد ارشد صاحب مبلغ سلسلہ یہاں لندن میں چینی ڈیسک میں خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہے ہیں۔

۳-مکرم حکیم محمد یار صاحب (آف دارالعلوم وسطی ربوہ) ۲۶؍مارچ کو ۷۱ سال کی عمر میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۹۵۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ لمبے عرصہ تک مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم ملنسار، مہمان نواز، داعی الی اللہ اور دوسروں کے ساتھ شفقت اور پیار سے پیش آنے والے بزرگ انسان تھے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے نور آئی ڈونرز کے تحت اپنی آنکھیں عطیہ کے طور پر پیش کی ہوئی تھیں۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ۷ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد مختار صاحب ایم ٹی اے لندن میں خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔

۴-عزیزم ارسلان احمد (ابن مکرم انور علی صاحب) عزیزم وقف نو تحریک میں شامل تھے اور ایف ایس سی میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے Comsats لاہور میں کمپیوٹر انجینئرنگ میں ڈگری کی تعلیم کے لئے دارالحمد ہوسٹل میں مقیم تھے کہ برین ہیمبرج کی وجہ سے شیخ زید ہسپتال لاہور میں ۲۹؍مئی کو ۲۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نہایت مخلص، شریف اور دیانتدار نوجوان تھے۔

۵-مکرم عنایت اللہ خان صاحب حیدرانی ابن مکرم غلام محمد صاحب مرحوم شادن لنڈ- ڈیرہ غازی خان) اپریل ۲۰۰۷ء میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے پشاور میں ملازمت کے دوران بیعت کی سعادت حاصل کی اور ان کے ذریعہ ان کے گاؤں شادن لنڈ میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ آپ نے گاؤں میں مسجد کے لئے جگہ بھی پیش کی اور ایک عرصہ تک اپنی جماعت کے صدر رہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں ۶ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں، جن میں سے دو احمدی ہیں۔

۶-مکرمہ امۃ الرشید امین صاحبہ (بنت مکرم بابو محمد امین صاحب۔ محلّہ اسلام آباد- سیالکوٹ) آپ ۵؍اپریل کو ۹۷ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک، پابند صوم وصلوٰۃ، انتہائی ملنسار، دوسروں کا غم بانٹنے والی اور اعلیٰ اخلاق کی مالک خاتون تھیں۔ آپ نے عرصہ دراز تک صدر لجنہ اماء اللہ ضلع سیالکوٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔

۷-مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب (ابن مکرم صالح محمد صاحب مرحوم) نیوجرسی۔ امریکہ: ۱۸؍جون کو ۵۹ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ۱۹۹۱ء سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خاص دُعاؤں کی بدولت صحتیاب ہوکر خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۵ سال اَور زندگی پائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں بڑی شفاء رکھی ہوئی تھی۔ نہایت سادہ اور ہمدرد انسان تھے۔ ۲۰۰۵ء میں بیماری نے دوبارہ حملہ کیا تو آخری تین سال آپ نے انتہائی تکلیف میں گزارے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین ☆☆☆

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۵؍جون ۲۰۰۷ء میں قرآنی تعلیمات کی روشنی میں احباب جماعت کو سودی کاروبار اور سودی قرضوں سے اجتناب کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ بعض دوست لاعلمی کی وجہ سے بعض ایسی سکیموں میں اپنی بچت کو جمع کرتے ہیں جو سود کی شکل میں معیّن منافعہ دیتی ہیں۔ اس ضمن میں ڈاکخانوں اور بینکوں میں جمع کی جانے والی رقوم بھی شامل ہیں۔

چنانچہ مجلس افتاء نے ۱۹۶۵ء میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں درج ذیل رپورٹ پیش کی تھی کہ:

’’ہر ایسا مالی معاہدہ جس پر سُود کی تعریف صادق آتی ہے خواہ وہ فرد اور فرد کے درمیان ہو یا حکومت اور فرد کے درمیان ہو۔ ایک ہی حکم رکھتا ہے اور شرعاً حرام ہے۔‘‘

رائج الوقت پوسٹل اور سیونگ سرٹیفیکیٹس کے معاہدات بھی ابھی موجودہ شرائط کی رُو سے سُود قرار پاتے ہیں۔‘‘

مجلس افتاء کی یہ رپورٹ مورخہ ۹؍اگست ۱۹۶۵ء کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت اقدس میں پیش کی گئی جس پر حضور نے فرمایا:

’’ٹھیک ہے۔‘‘ (رجسٹر فیصلہ جات مجلس افتاء صفحہ ۳۲)

اسی طرح اس سلسلہ میں دارالافتاء ربوہ سے زیر نمبر 156-L/20-4-2002 واضح رنگ میں یہ فتویٰ آیا ہوا ہے کہ:

’’پوسٹ آفس یا بینک کی جن سکیموں پر معیّن وقت پر معیّن منافع ملتا ہے اور نقصان میں شراکت کی شرط نہیں ہوتی۔ تو وہ سود ہے جو ناجائز ہے۔ لہٰذا ایسی سکیموں میں رقم جمع کرانا درست نہیں ہے۔ پوسٹ آفس یا بینک کی وہ سکیم جس میں نفع اور نقصان میں شراکت کی شرط ہو ان میں رقم لگا کر نفع لینا جائز ہے۔‘‘

لہٰذا احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے گزارش ہے کہ اگر لاعلمی اور غفلت کے نتیجہ میں اگر وہ ایسی ناجائز سکیموں میں اپنی رقم لگا بیٹھے ہیں تو اس کو واپس نکلوالیں اور جو معیّن منافع سود کی شکل میں ملا ہے یا ملے گا اُس کو اشاعت اسلام کی مد میں جمع کروادیں۔ اور آئندہ کے لئے ایسی سکیموں میں شرکت سے مکمل پرہیز کریں۔ اور صرف ایسی سکیموں میں اپنا روپیہ جمع کریں جہاں نفع نقصان میں شراکت کی شرط پر رقمیں جمع کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یاددہانی اور نصیحت کی روشنی میں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے اور قرآنی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے فوٹوز شائع کرنے کے بارہ میں

ضروری اعلان

جملہ ایڈیٹر صاحبان اخبارات و رسائل کو حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں تاکیدی ہدایت کی جاتی ہے کہ آئندہ اپنے اخبار یا رسالہ کے سرورق یا آخری صفحہ پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یا خلفاء کرام کی فوٹوز شائع نہ کیا کریں۔ فوٹو باہر ہونے کی وجہ سے بعد استعمال خراب ہو جاتی ہے اس طرح بے حرمتی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس پر پوری طرح پابندی کی جائے۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر نشر و اشاعت قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

047-6215747

آجا ہُن پردیسی یارا....!

(وطن سے دور خلیفۂ وقت کے لئے ہموطن احمدی مسلمان کی پکار)

آجا ہُن پردیسی یارا کھیت گیا اے پک
رستے تک تک تیرے سجناں اکھیاں گئیاں تھک

ساری ساری رات میں جاگاں دل ہویا بے چین
کاں وی سارے چُپ بنیرے رُوون میرے نین
خون رگاں دا چھلاں مارے جگّن پاندا وین
سُک سُک تیرے باجھ اہ پِنڈا ہویا جیویں ککھ
آجا ہُن پردیسی یارا کھیت گیا اے پک
رستے تک تک تیرے سجناں اکھیاں گئیاں تھک

روپ مرا اے تینوں تک دا رستے تکن گہنے
سجن تیرے ہجر دے دُکھڑے ہور کدوں تک سہنے!
ہور کدوں تک نیراں دے نے کھالے چل دے رہنے
کُجھ تے توں وی میری خاطر پاس وفا دا رکھ
آجا ہُن پردیسی یارا کھیت گیا اے پک
رستے تک تک تیرے سجناں اکھیاں گئیاں تھک

تھیلا بھریا چٹھیاں لے کے جدھرکارہ آندا
اج وی تیرا کُجھ نہ آیا دوروں ای کہہ جاندا
دُکھاں بھریا اِہ دل میرا گیت الم دے گاندا
کُجھ تے ہُن پردیسوں آکے حال مرا وی تک

آجا ہُن پردیسی یارا کھیت گیا اے پک
رستے تک تک تیرے سجناں اکھیاں گئیاں تھک

ہموطن نُوں پردیسی دا جواب....!

ہون ودھائیاں تینوں تیرا کھیت گیا اے پک
لکھ لکھ شکر خدا دا کریئے کیتا ککھوں لکھ
کدے وی میری خاص دُعا توں ریہا نہ تُوں وَکھ
ہون ودھائیاں تینوں تیرا کھیت گیا اے پک

اِک اَوَلّا میں پردیسی یاد تری دا مارا
راتیں اُٹھ اُٹھ کراں دعاواں ہووے میل دُبارا
دیساں نوں مُڑ آساں جد وی کیتا رب اشارا
اللہ رستے کھول ای دیسی چنتا نہ کر یارا
اِکو پاسا مورت دیکھیں دُوجا وی تے تک
ہون ودھائیاں تینوں تیرا کھیت گیا اے پک

میں تے عاجز ہاں اِک بندہ ربّ نبیؐ دے دَر دا
ست سمندر پاروں سبھاں نال میں گلّاں کر دا
اللہ نے کیہہ کسر اے رکھی 'ایم ٹی اے' وی گھر دا
مِٹ کے ریہسی دُکھ ہجر دا آس خدا توں رکھ
ہون ودھائیاں تینوں تیرا کھیت گیا اے پک

رستے جاندے دیس نوں میرے طوفاناں نے گھیرے
گلیاں دے وِچ زہری پھنئر بیٹھے چار چُپھیرے
ہم وطناں دی خیر میں منگاں رب توں سانجھ سویرے
قطبی تارا دیکھ سکے نہ دشمن میٹی اکھ
ہون ودھائیاں تینوں تیرا کھیت گیا اے پک
ہون ودھائیاں تینوں تیرا کھیت گیا اے پک

اساں تے اپنے اللہ کولوں بیٹھے آساں لائیاں
دین وفا دی دولت اَگّے سب بیکار کمائیاں
روحاں دی بس عاجز صابر کر دے ریہن صفائیاں
اساں محمد دی گلیاں دے بن کے ریہنا ککھ
ہون ودھائیاں تینوں تیرا کھیت گیا اے پک

(شاعر: احمد منور وولورہمپٹن جماعت انگلینڈ)

بقیہ مضمون ''تحریک جدید'' کامیابیوں اور کامرانیوں کے ۷۳ سال'' از صفحہ 7

دیگر کارکنان ۷۔

بیرونی مشنز

پاکستانی مبلغ ۶۱۔ مقامی مبلغ ۶۵۔ دیگر کارکنان ۲۰

بیرونی تعلیمی ادارے

پاکستانی ٹیچرز اور پروفیسرز ۱۳ (مقامی ٹیچرز اور پروفیسرز ان کے علاوہ ہیں۔)

میڈیکل مشنز

پاکستانی سند یافتہ ڈاکٹر ۳۰۔ ان کے علاوہ ۳۳ مبلغین باہر جانے کے لئے تیار تھے۔

اس سارے نظام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے پناہ وسعت پیدا ہوچکی ہے۔ دنیا کے کئی ممالک میں جامعہ احمدیہ کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں جن میں واقفین نو کی بڑی تعداد حصول علم میں مصروف ہے۔

تازہ کوائف

جولائی ۲۰۰۶ء میں جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے احمدیت کی ترقیات کے جو کوائف بیان فرمائے ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

دنیا کے ۱۸۵ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اس سال ۴ نئے ممالک میں احمدیت قائم ہوئی۔ ایستونیا، انٹی گو، برموداا ور بولیویا۔

۹۴۵ نئی جماعتوں کا قیام ہوا اور ۵۸۹ نئے مقامات پر پہلی بار جماعت کا پودا لگا۔ اس طرح کل ۱۵۳۴ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔

۱۹۸۴ء کے بعد ۲۱ سالوں میں جماعت کو ۱۴۱۳۵ بیوت الذکر بنانے کی توفیق ملی یا بنی بنائی ملیں۔

گزشتہ ۱۴ سالوں میں ساڑھے سولہ کروڑ افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ ۶۰ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ دنیا بھر میں دعوت الی اللہ کے ۱۵۸۷ مراکز قائم ہو چکے ہیں۔

۵۵ ممالک میں ۶۵۰ سے زائد ہومیو پیتھک کلینک قائم ہیں۔

۰۵-۲۰۰۶ء میں ۹۶ نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ جماعت برطانیہ نے نئی جلسہ گاہ خریدی۔

۴۷ زبانوں میں کتب اور فولڈر تیار کرائے گئے۔ رسالہ الوصیت کا ۱۱ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ تفسیر کبیر کی ۶ جلدوں کا عربی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ دنیا میں لگنے والی ۲۶۷ نمائشوں کے ذریعہ ۱۲۷۱۰۰۰ افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

رقیم پریس لندن کے تحت افریقہ کے ۶ ممالک میں پریس کام کررہے ہیں۔

نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے ۱۲ ممالک میں ۳۴ ہسپتال کام کررہے ہیں۔ ۱۱ ممالک میں ۴۹۴ سکول جاری ہیں۔

مختلف ممالک میں ۱۲۴۳ ٹی وی پروگرام دکھائے گئے جو ۵۰۸ گھنٹوں پر مشتمل ہیں۔ ان ذرائع سے ۷ کروڑ اور ۵ کروڑ افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

احمدیہ ویب سائٹ پر ۱۷۰ کتابیں آگئی ہیں۔

تحریک وقف نو میں ۳۳ ہزار ۱۹۰ بچے شامل ہو چکے ہیں۔

۳۱ ہومیو ڈسپنسریوں سے ۱۲۴۷۳ مریضوں نے فائدہ اٹھایا۔ طاہر ہومیو پیتھک انسٹی ٹیوٹ میں ۱۲۱۳۹۰ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

ہیومینیٹی فرسٹ ۱۹ ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ پاکستان کے زلزلہ میں ۵ لاکھ ۲۰ ہزار کلوگرام امدادی سامان دیا گیا۔ ☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16403:: میں شریف خان مبلغ سلسلہ ولد ضیاء الخان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3280 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ طاہر الاختر　　العبد شریف خان　　گواہ سید فضل نعیم

وصیت 16404:: میں سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ ولد مولوی سید صمصام الدین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر43 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 27.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔سونگڑا اڑیسہ میں ایک قطعہ زمین ہے لگ بھگ تین گونٹھ جو کہ چار بھائی بہنوں میں مشترکہ ہے۔ جب بھی تقسیم کا مرحلہ آئے گا جو بھی رقم ضابطہ کی روشنی میں خاکسار پر عائد ہوگی انشاء اللہ خاکسار ادا کرے گا۔اس کے علاوہ کوئی آمدنی نہیں۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 4738 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت نومبر ۲۰۰۵ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ عنایت اللہ منڈاشی　　العبد سید قیام الدین برق　　گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 16405:: میں عالم الدین خان ولد مکرم اکبر خان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر29 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایوب علی خان　　العبد عالم الدین خان　　گواہ شیخ مجاہد احمد

وصیت 16406:: میں ایم احمد جعفر خان مبلغ سلسلہ ولد ایم عبد الکریم قوم احمدی پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29.12.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں جائیداد مشترکہ ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد ایوب خان　　العبد ایم احمد جعفر خان　　گواہ محمد غالب احمد آف گوداوری

وصیت 16407:: میں محمد خواجہ میاں ولد محمد شرف الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں جائیداد مشترکہ ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2781 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد سلیم　　العبد محمد خواجہ میاں　　گواہ محمد نذیر احمد

وصیت 16408:: میں محمد سلیم ولد محمد رحمۃ اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.12.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔والدین حیات ہیں جائیداد مشترکہ ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2781 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد خواجہ میاں　　العبد محمد سلیم　　گواہ محمد نذیر احمد

وصیت 16409:: میں لیاقت علی خان ولد مکرم اسلام خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔والدین حیات ہیں جائیداد مشترکہ ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نعیم احمد شریف　　العبد لیاقت علی خان　　گواہ سلیمان خان

وصیت 16410:: میں نعیم احمد اشرف ولد عبد الحمید شریف قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر37 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں جائیداد مشترکہ ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3168 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ لیاقت علی خان　　العبد نعیم احمد اشرف　　گواہ سلیمان خان

وصیت 16411:: میں رقیب الاسلام ولد ربیع الاسلام قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں جائیداد مشترکہ ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ابوطاہر منڈل　　العبد رقیب الاسلام　　گواہ جمیل احمد فانی

وصیت 16412:: میں شہادت حسین راج ولد رفیق الحسین راج قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے

1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ قاضی طارق احمد العبد شہادت حسین راج گواہ روشن احمد

وصیت 16413:: میں عبدالقدوس ولد قاری منیر الدین احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال تاریخ بیعت 1988 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالہادی فاروقی العبد عبدالقدوس گواہ متین الرحمٰن

وصیت 16414:: میں ایس حارث ولد اے شہاب الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.2.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-2-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی ایم وسیم احمد العبد ایس حارث گواہ محمد انور احمد

وصیت 16415:: میں ایم فاہین ولد موید ٹی ایم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.2.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایس حارث العبد ایم فاہین گواہ محمد انور احمد

وصیت 16416:: میں عبدالشکور بدر ولد عبدالرشید بدر قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرشید بدر العبد عبدالشکور بدر گواہ شریف احمد

وصیت 16417:: میں مبارک احمد شاؔد ولد مبشر احمد قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.12.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے ۔چھوٹی بھینیاں قادیان میں ایک مکان ہے جس کی قیمت 1,25,000 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مظفر احمد ندیم العبد مبارک احمد شاد گواہ عبدالقیوم بھٹی

وصیت 16418:: میں ٹی کے ابوبکر صدیق ولد مکرم محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک ایکڑ گیارہ سینٹ زمین قیمت 1,50,000 روپے واقع کالکولم نمبر 1279/72۔ ایک زمین نو سینٹ جس پر مکان ہے واقع کالکولم قیمت اندازاً 1,50,000 روپے۔ نمبر 1279/72 میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3448 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سلیمان خان العبد ٹی کے ابوبکر صدیق گواہ نعیم احمد شریف

وصیت 16419:: میں نذیر احمد خان ولد مظہر احمد خان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ دو گونٹھ زمین پر دو مکان واقع کرڈ اپل جو کہ دو بھائیوں اور تین بہنوں میں مشترکہ ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ سلیمان خان العبد نذیر احمد خان گواہ محمد فضل عمر

وصیت 16420:: میں عبدالقیوم بھٹی ولد محمد حسین بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ بھینی بھانگر قادیان میں شاملاٹ زمین میں ایک ذاتی مکان ہے جو بیوی کے ساتھ مشترکہ ہے جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ پچیس ہزار روپے ہے۔ آبائی جائیداد کا ابھی بٹوارہ نہیں ہوا۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3156 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اکبر مدرس جامعۃ المبشرین العبد عبدالقیوم بھٹی گواہ محمد خالد بھٹی

وصیت 16421:: میں محمد فضل الٰہی اڑیسوی ولد محمد انوار الحق قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائش احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ دو گونٹھ زمین اور اس پر مکان چار بھائیوں اور دو بہنوں میں مشترکہ ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3112 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سلیمان خان العبد محمد فضل الٰہی اڑیسوی گواہ لیاقت علی خان

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 19 th July 2007 | Issue No. 29

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اللہ تعالیٰ کا ایک نام مومن ہے مومن کا مطلب ہے امن دینے والا پس اس نام سے فیض بھی وہی پائے گا جو اس کے حکم صبغۃ اللہ یعنی اللہ کے رنگ میں رنگین ہو پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا اس سے دور ہو کر ہر امن کی کوشش رائیگاں جائے گی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونے والے ہی اللہ تعالیٰ کی صفت مومن سے حقیقی فیض پانے والے ہیں۔ ایمان میں بڑھنے اور امن میں رہنے والے ہیں اور امن قائم کرنے والے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶ / جولائی ۲۰۰۷ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوْ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوس السلام المومن المهيمن العزيز الجَبَّار الْمُتَكَبِّر سُبْحَان اللّٰه عما يُشْرِكُوْن۔

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے پاک ہے سلام ہے امن دینے والا ہے نگہبان ہے کامل غلبہ والا ہے۔ انتظام بنانے والا ہے اور کبریائی والا ہے پاک ہے اللہ جس سے وہ شرک کرتے ہیں۔

پھر فرمایا جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کا ایک نام مومن ہے۔ مومن کے معنے امن دینے والے کے کئے گئے ہیں پس ہر شخص کا انفرادی اور معاشرے کا بھی اور دنیا کا بھی اس ذات کے ساتھ وابستہ رہنا ضروری ہے جو امن دینے والی ذات ہے۔ پس اس نام سے فیض بھی وہی پائے گا جو اس کے حکم صبغۃ اللہ یعنی اللہ کے رنگ میں رنگین ہو پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا اس سے دور ہو کر ہر امن کی کوشش رائیگاں جائے گی۔ ہر کوشش کا آخری نتیجہ ذاتی مفادات کے حصول کی کوشش ہوگا نہ کہ امن اور یہ امن انہیں کو مل سکتا ہے جن کا ایمان کامل ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل تب ہوگا جب اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء پر بھی ایمان ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم الانبیاء ہیں پر ایمان لانا ہی ایک مومن کو کامل ایمان والا بناتا ہے۔ آپ کے ذریعہ ہی تمام انبیاء پر ایمان لانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم اتارا ہے اور ایک مسلمان کو اس کا پابند کیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا بھی پابند کیا کہ ایک تاریک زمانہ میں جب میرا مسیح و مہدی ظاہر ہوگا تو اس کو مانو یہ بھی تم پر فرض ہے اور چونکہ وہ حکم و عدل ہوگا اس لئے قرآن مجید کے معنوں کی تشریح و وضاحت جو وہ کرے اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ وہی ہے جس نے تمام مسلمانوں اور غیر مسلموں کو بھی میرے نام پر ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا ہے۔ امت واحدہ بنانا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونے والے ہی اللہ تعالیٰ کی صفت مومن سے حقیقی فیض پانے والے ہیں۔ ایمان میں بڑھنے اور امن میں رہنے والے ہیں اور امن قائم کرنے والے ہیں۔ اور ہونے چاہئیں پس ہر احمدی کو اپنے ایمان میں ترقی کرتے ہوئے اس اہم بات کو ہمیشہ اپنے پلّے باندھے رکھنا چاہئے کہ صرف منہ سے مان لینا کافی نہیں ہوگا بلکہ ایمان میں بڑھنا اور ترقی کرنا ہی اسے اللہ تعالیٰ کی صفت مومن سے حقیقی رنگ میں فیضیاب کرنے والا بنائے گا۔ ورنہ اگر تعلیم پر عمل نہیں تو عملاً اپنے ایمان کو کمزور کر رہے ہونگے۔

حضور انور نے مومن کے معنوں کی لغوی تشریح کرنے کے بعد فرمایا مومن وہ ہیں جو کامل ایمان والے ہیں تمام انبیاء پر ایمان لانے والے ہیں اور تمام انبیاء پر ایمان لانے کی ہدایت ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دی۔ ایک احمدی جو دراصل تمام انبیاء کی تصدیق کرنے والا اور ان کو ماننے والا ہے وہی حقیقی رنگ میں مومن ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا ہم احمدی اس ایمان پر قائم ہیں کہ ایک تو آخرت میں تصدیق ہونی ہے جو ایمان بالغیب پر قائم رہتے ہوئے ہونی ہے دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے زمانے کی تصدیق بھی آنے والے کو جو خاتم الخلفاء ہے ماننے پر ہونی ہے یہ مہر ہے جو کامل الایمان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی لگے گی۔

احمدی کی تصدیق اس اعزاز کے ساتھ ہوگی کہ اس نے پہلوں کو بھی مانا اور بعد میں آنے والوں کو بھی مانا۔

حضور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق پہلوں اور آخرین دونوں کے لئے ہے اور پھر جو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کے معنی ہیں جو مومنوں سے اپنے وعدے سچ کر دکھائے گا یہ وعدے بھی آج اس خلافت کی تصدیق کی وجہ سے جماعت احمدیہ سے ہی اللہ تعالیٰ پورے فرما رہا ہے۔ آج دیگر مسلمانوں کے فرقوں کو دین کی تمکنت حاصل نہیں ہے۔

حضور نے خانہ کعبہ کے امن والی جگہ ہونے کی قرآن مجید و لغت سے مثال دینے کے بعد فرمایا کہ یہ امن کی ضمانت بھی ہے۔ اور یہ امن کی ضمانت تب ہے جب عبادت کے بھی وہ رخ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اب ان کے ایمان کی تصدیق کرنے والا ہے اور ان کو امن دینے والا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی پیروی کرنے والا ہے پس احمدی کو چاہئے کہ اپنی دُعاؤں میں اس امن والے گھر کو بھی ہمیشہ اس لحاظ سے پیش نظر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ پہلا گھر ہے جو امن و سلامتی کا نشان ہے۔ جس میں آج احمدیوں کے داخل ہونے پر امن کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ جو اس ابراہیم کے پیرو ہیں جو سب سے زیادہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس امن والے گھر میں داخل ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرمائے کہ مسیح محمدی اور اس زمانے کے ابراہیم کے ماننے والے امن و سکون سے اس امن والے گھر میں داخل ہو سکیں اور جب وہ وقت آئے گا تو پھر دنیا دیکھے گی اور تسلیم کرے گی کہ ہاں اب اسکے حقیقی وارث اس تک پہنچے ہیں اور اب اس امن کے symbol کا اثر بھی دنیا میں پیار محبت اور امن و سلامتی کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ فرمایا: یہ امن مسیح سے وابستہ ہے جو آچکا ہے اور جس نے جنگ اور قتال کے خلاف آواز اُٹھائی ہے۔

حضور انور نے مومن کی مزید لغوی تشریح کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ امن دینے والا بھی ہے امن میں رکھنے والا بھی ہے اور ایمانوں کو مضبوط کرنے والا بھی ہے اس لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت پر اپنے کامل ایمان کے ساتھ عمل کرنے والے بھی ہوں۔ فرمایا مساجد بھی اللہ کا گھر ہیں اور عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں یہاں سے بھی امن کا پیغام دنیا کو پہنچتا ہے اور پہنچنا چاہئے اور یہی مساجد کی حقیقی روح ہے فرمایا دیکھیں آج مسیح محمدی کے نا ماننے والے مساجد کا کیا استعمال کر رہے ہیں۔ فرمایا: گذشتہ چند روز سے پاکستان میں جو امن و سکون برباد ہوا ہے وہ مساجد کا صحیح استعمال نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

حضور نے اپنے خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا ایمان دیکھنا ہے تو آج احمدیوں میں دیکھیں جنہوں نے کلمے کو اپنے سینے سے لگایا اور اپنے سینے سے اترنے نہ دیا اور مردوں عورتوں اور بچوں نے ایمان کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس دنیا میں طمانیت قلب عطا فرمائی تھی اور اپنے وعدے کے مطابق ہمیشہ ان کی حالت کو خوف سے امن میں بدلنے کے نظارے دکھائے اور اس بات نے ان کے ایمانوں کو مضبوطی بخشی کہ جس خدا نے اس جہاں میں اپنے وعدے پورے کئے ہیں انشاء اللہ اگلے جہان میں بھی اپنے وعدے پورے کریگا۔

فرمایا: پس احمدیوں کو ہمیشہ اپنے ایمانوں پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے ہمیشہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے اور جس کے حصول کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تعلیم دی ہے اور اس کے حصول کے لئے اس زمانے میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی اس تعلیم پر مکمل طور پر عمل کرنے والا ہو۔

☆☆☆